REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴　شمارہ ۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۱۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN - 143516

۲۴ ربیع الثانی ۱۴۰۵ ھ　۱۷ صلح ۱۳۶۴ ہش　۱۷ جنوری ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ صلح (جنوری) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصولہ تازہ اطلاعات کے مطابق لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں۔ احباب کرام اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۴ صلح (جنوری) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

اب احمدیت ہی اسلام کی تعبیر ہوگی۔ یہی حقیقی اسلام ہے۔ مسیح پاک کو آپ کے خدا نے آپ کی وفات سے آٹھ سال پہلے یعنی ۱۹۰۰ء میں فرمایا تھا:-

"وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ تَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ۔ تُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّہَا۔ نَظْفَرُ ظَفَرًا مُّبِیْنًا۔" (تذکرہ ص ۳۸۳)

(آگے مسلسل ص ۲ پر) ←

تبلیغ صرف مبلغ کا کام نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے

وہ خدا کی نعمت کا شکر گزار تبھی ہو سکتا ہے جب اس نعمت کو دوسروں تک پہنچائے!

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے پہلے جلسہ سالانہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اور بصیرت افروز پیغام

مکرم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج یوگنڈا کی رپورٹ کے مطابق جماعت احمدیہ یوگنڈا کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۴-۲۵ نومبر ۱۹۸۴ء کو کمپالا میں منعقد ہوا۔ خدا کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ سارے یوگنڈا سے مرد اور عورتیں ملا کر تقریباً دو سو احباب نے شرکت کی۔ ٹرانسپورٹ مہنگی ہونے کی وجہ سے اکثر احباب شرکت نہیں کر سکے۔ جماعت احمدیہ یوگنڈا کے اس پہلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جو روح پرور اور بصیرت افروز پیغام موصول ہوا اسے قارئین بدر کے افادہ و ازدیادِ ایمان کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلسہ میں شامل ہونے والے عزیزو
اور
یوگنڈا میں بسنے والے پیارے احمدیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ کہ یوگنڈا کی جماعت اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ اس جلسہ کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے قادیان کی مبارک سرزمین میں رکھی گئی تھی۔ اس پہلے جلسہ میں پچھتر احباب شریک ہوئے تھے اور امسال مرکزی جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بفضلہ تعالیٰ تین لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ وہ بیج جو مسیح پاک نے بویا تھا آج بار آور ہو رہا ہے۔ کونسی روک ہے جو اس راہ میں پیدا نہیں کی گئی۔ کفر کے فتوے لگائے گئے۔ قتل کے مقدمے کئے گئے۔ بائیکاٹ کئے گئے۔ جانوں کو نذرِ آتش کیا گیا۔ جانوں پر حملے کئے گئے۔ لیکن وہ کارواں جو روانہ ہوا تھا نہ رکا۔ اُن کے قدموں میں کوئی ابتلاء لغزش پیدا نہ کر سکا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق جماعت کو بڑھاتا گیا۔ اور خدا کے فضلوں سے یہ جماعت بڑھتی چلی گئی۔ یہ اپنا [illegible]

جلسہ سالانہ لندن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت احمدیہ انگلستان کا جلسہ سالانہ مورخہ ۵-۶-۷ اپریل ۱۹۸۵ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ مقام اجتماع یورپ کا پہلا احمدیہ سنٹر "اسلام آباد" واقع ٹل فورڈ (TILFORD) انگلستان ہے۔

جو احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت اس جلسہ میں شرکت کے خواہشمند ہوں وہ اپنی جماعت کے امیر / صدر کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواست اور اپنے پاسپورٹ کے بنیادی کوائف ارسال کریں۔ اور انگلستان سے آمدہ تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے امیر جماعت احمدیہ قادیان سے ۱۹ فروری ۱۹۸۵ء تک بذریعہ خط رابطہ قائم کر لیں۔

امیر جماعت احمدیہ - قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الکریم و عبد الرؤف مالکان حمید سائز [illegible] پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ اپنے نور کی تکمیل کر کے رہے گا خواہ کافر کتنا ہی ناپسند کریں۔ سنو! خدا کی مدد قریب ہے۔ تیرے پاس مال دور دراز سے آئے گا اور لوگ دور دراز سے آئیں گے۔ خدا کے فیصلے بدلا نہیں کرتے۔ خدا کا حکم اور تقدیر پوری ہو کر رہے گی۔ زمین خدا کے نور سے چمک اُٹھے گی۔ کھلی کھلی کامیابی عطا ہوگی۔

خدا کا وعدہ ہے کہ وہ زور آور حملوں سے مسیح پاک کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔ نشانات، معجزات سے اور یہ نشانات ہر جگہ ظاہر ہوں گے۔
("تذکرہ صفحہ ۱۰۵ ، ۱۹۱")

پس احمدیت کے لئے کامیابی مقدر ہے۔ احمدیت اپنے مقدر کو حاصل کر کے رہے گی اور وہ مقصد ہے اسلام کا مکمل غلبہ ۔۔۔ مخلوق کا خدا سے مضبوط تعلق اور تقویٰ کا حصول۔

عزیزو! مسیح پاک کی طرف منسوب ہونے والو! ان دنوں کو غنیمت جانو۔ اللہ نے آپ کو اس بلند مقصد کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ یہ آپ کی خوش بختی ہے کہ مسیح پاک کو قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ اللہ نے آپ کو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے چن لیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ دیا گیا ہے یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوع انسان کو دیا گیا۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت ہے جو اس موقع کو کھو دے۔"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۳)

اس خوش بختی اور سعادت کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ میں امید کرتا ہوں آپ ان کو پورا کریں گے۔ آپ احمدیت کے پیغام کے حامل ہیں تو اس امانت کا حق ادا کریں۔ ہر کو ذمہ تک اس پیغام کو محبت و حکمت سے پہنچائیں اور ضرور پہنچائیں۔ اگر ہم اس پیغام کے پہنچانے کا حق ادا نہیں کرتے تو ہم خدا کے حضور جوابدہ ہوں گے۔ دعوت الی اللہ کے پروگرام کو مدِنظر رکھیں۔ تبلیغ رشد و ہدایت کا کام ہر احمدی کا فرض ہے۔ وہ خدا کی نعمت کا ٹھیک ٹھیک شکر ادا کر سکتا ہے جب یہ احمدیت کو دوسروں تک پہنچائے۔ اس طرح وہ ان دونوں حقوق کو ادا کرنے والا ہوگا۔

اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَ الشَّفْقَةُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ۔ خدا کے حکم کی تعظیم اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اور اس پر شفقت۔ اور اس سے بڑھ کر شفقت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں کھڑا کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا یہی خلاصہ ہے آپ فرماتے ہیں:-

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسے اپنے نفس سے کرتے ہو۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۱۷)

مجھے خوشی ہے کہ امسال یوگنڈا نے پچھلے سال کی نسبت سے نمایاں ترقی کی ہے۔ اس سال آپ کی بیعت پچھلے سال سے آٹھ گنا سے بھی زائد ہے۔ لیکن یہ ترقی صرف تعداد میں نہیں اخلاص اور ایمان میں بھی ہونی چاہیئے کہ جماعت کے قیام کی غرض یہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۹۷)

اس جلسہ کے قیام کی بھی یہی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔ یہ کوئی دنیوی اجتماع نہیں۔ یہ خالص دینی اجتماع ہے۔ ان دنوں میں ذکرِ الٰہی، نماز باجماعت اور دعاؤں پر زور دیں کہ جو کچھ ہوگا دعاؤں سے ہوگا۔ اللہ کی رحمت کو دعاؤں سے جذب کرو۔ اس کی تقدیر کی تکمیل کے لئے دعائیں کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں کی ہیں خدا سے میری دعا ہے کہ وہ سب دعائیں آپ کو پہنچیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر۔
آمین یا ربّ العالمین"

پس اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والے سب احباب کو ان دعاؤں کا وارث بنائے اور جو کسی مجبوری کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے اللہ ان کو آئندہ جلسوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ .... اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔"
(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

میری خدا سے دعا ہے کہ یہ بیج جو اس سال یوگنڈا میں بو دیا گیا ہے یہ بڑھتا رہے۔ پھلتا پھولتا رہے۔ ہر سال آپ کا یہ اجتماع پچھلے سال سے زیادہ بارونق اور بابرکت ہو۔ آپ کے ایمان اخلاص میں اضافہ کا موجب ہو۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

خدا آپ کے ساتھ ہو۔
خدا آپ کے ساتھ ہو۔
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

"ساری دنیا میں بلند ہوگی اذانوں کی صدا"

دیکھتے ہیں اہلِ دل آغازِ دورِ انقلاب
ہو گیا گویا طلوعِ سچائی کا ہے آفتاب
رُخ سے اپنے حسنِ پوشیدہ اُلٹ دیگا نقاب
پھیل جائے گی جہاں میں دینِ حق کی آب و تاب
الحمد ربّ العالمین، الحمد ربّ العالمین

فضلِ حق سے انقلابِ نو کا دروازہ کھلا
اُس کے ہاتھوں جو ہے نائب مہدیٔ معہود کا
جس کے رُخ سے حسنِ پنہانی ہوا جلوہ نما
خود خدا نے جس پہ ڈالی ہے خلافت کی ردا
الحمد ربّ العالمین، الحمد ربّ العالمین

اِس طرف سپین ہے اور اُس طرف آسٹریلیا
دونوں جانب صورِ اسرافیل ہے پھونکا گیا
کس کی رفتارِ قدم نے حشر برپا کر دیا
ہاں وہی! جو ہے غلام ابنِ غلامِ مصطفیٰ
الحمد ربّ العالمین، الحمد ربّ العالمین

مشرق و مغرب کا فرقِ ناروا مٹ جائے گا
کِذب و مکر و زر کا دورِ بلا مٹ جائے گا
دجالیت کا طنطنہ اب برملا مٹ جائے گا
مغربیت کا طلسمِ دلربا مٹ جائے گا
الحمد ربّ العالمین، الحمد ربّ العالمین

روزِ اوّل سے ہے جاری کشمکشِ نور و نار
فیصلہ کن مرحلہ میں آ گیا ہے کارزار
ظاہری نظروں میں غالب [illegible] اہلِ نار
عرش پر [illegible] گئے وہ راہِ [illegible]
الحمد ربّ العالمین، الحمد ربّ العالمین

صاحبِ معراج ہوں گے کُل جہاں کے پیشوا
ساری دنیا میں بلند ہوگی اذانوں کی صدا
ہوگا قائم بزمِ امکاں میں نظامِ مصطفیٰ
ختم ہو جائے گا دورِ رنج و تکلیف و عنا
الحمد ربّ العالمین، الحمد ربّ العالمین

ہو رہا ہے [illegible] کا ہے یہ [illegible]
تیز تر [illegible] [illegible]
پچھلی شب گریہ کناں ہو [illegible] ربّ [illegible]
جس نے [illegible] فتحِ مبیں
الحمد ربّ العالمین، الحمد ربّ العالمین

راہِ حق میں گر [illegible] سر [illegible] کربلا
[illegible] [illegible]
استقامت [illegible] [illegible]
وہ خدا [illegible] [illegible]
الحمد ربّ العالمین، الحمد ربّ العالمین

یورپ و امریکہ و آسٹریلیا ارضِ بلال
[illegible] [illegible]
معرفت کا جام پی کر مست ہوں گے خوش خصال
دہر میں ہوگا نمایاں کعبۃ اللہ کا [illegible]
الحمد ربّ العالمین، الحمد ربّ العالمین

کُرۂ ارضی بنے گا رشکِ گلزارِ جناں
سینہ [illegible] گھٹ جائیں گے [illegible]
اب بدل جائے گا یہ رنگِ زمین و آسماں
[illegible] ہوں گے [illegible] حکمراں!
الحمد ربّ العالمین الحمد ربّ العالمین

از ۔ سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ۔

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ تبوک ۱۳۶۳ ہش بمطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

> سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے —— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیاتِ قرآنی کی تلاوت فرمائی :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ
مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ
مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اَلشَّيْطٰنُ
يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ
مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّؤْتِي
الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ
خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝
اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا
الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝
لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ
التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ
اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۶۸ تا ۲۷۴)

اس کے بعد فرمایا :-

یہ آیات جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے یہ سورہ البقرہ کے پچیسویں [25] رکوع پر مشتمل ہیں اور ۲۶۸ سے لے کر ۲۷۴ تک آیات ہیں۔ ان آیات میں

انفاق فی سبیل اللہ کی حکمت

اور اُن لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے جو انفاق فی سبیل اللہ سے ڈرتے ہیں۔ یا پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور انفاق فی سبیل اللہ کا فلسفہ اور وہ تمام ضروری آداب اِن آیات میں بیان کئے گئے ہیں جو انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِن آیات کے مطالعہ سے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے چودہ سو سال پہلے کسی نے جماعت احمدیہ کے آج کل کے حالات کو سامنے دیکھ کر اس کی تصویر اُتاری ہو۔ اور جماعت کے دشمنوں کی بھی کچھ جھلکیاں بھی اس میں دے دی گئی ہوں کہ اُن کا کیا حال ہے اور ان لوگوں کا کیا حال ہے۔ بڑے بڑے اچھے دنیا میں مصوّر ہوتے ہیں جو عکاسی میں کمال کر دیتے ہیں۔ تصویر کشی کو حدِ انتہا تک پہنچا دیتے ہیں۔ لیکن جیسی تصویر کشی قرآنِ کریم نے فرمائی ہے اس کی کوئی مثال دنیا میں اَور نظر نہیں آتی۔ تصویر کشی کا کمال صداقت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ سچائی اور تصویر کشی کا گہرا تعلق ہے۔ جتنا سچا آرٹسٹ ہوگا اُتنی اعلیٰ درجے کی اس کی تصویر ہوگی۔ اور کوئی آرٹسٹ بھی سچائی کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ عالم الشہادۃ تو ہو جاتا ہے کسی حد تک، عالم الغیب نہیں ہوتا۔ اس لئے مناظر کی شکلیں تو وہ کھینچ لیتا ہے، مناظر کے پس پردہ کیفیات اس کی نظر اور اُس کی قلم سے اوجھل رہتی ہیں۔ مگر ہمارا خدا وہ

عالِم الغیب والشّہادہ خُدا

ہے جو ظاہر کو بھی دیکھتا ہے اور اس کی بھی تصویر کشی کرتا ہے، اور باطن پر بھی نظر رکھتا ہے اور باریک در باریک لطیف کیفیات کو بھی نظر سے اوجھل نہیں رہنے دیتا۔

قرآن کریم فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ۔ اے ایمان لانے والو! جو کچھ تم کماتے ہو اُن میں سے طیبات خدا کے حضور پیش کیا کرو۔ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اور اُن چیزوں میں سے پیش کیا کرو جو خود ہم نے تمہارے لئے زمین میں سے نکالی ہیں۔ انسان کے لئے زمین میں سے جو بھی چیزیں پیدا کی گئی ہیں اُن میں سے وہ بہترین چیزیں خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے مقدر کی ہیں۔ اور طیبات کا فلسفہ اس میں بیان کیا کہ کیوں تم خدا کی طرف واپس لوٹاتے ہوئے مال کو طیب کو چُنا کرو۔ کیونکہ زمین میں کروڑوں اربوں قسم کی چیزیں پیدا کی گئی ہیں۔ اُن میں خبیث بھی ہیں اور طیب بھی۔ اور جتنی طیب ہیں وہ ساری انسان کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اور جتنی خبیث ہیں وہ دوسرے ادنیٰ جانوروں کے کام آتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کا پھینکا ہُوا فضلہ بھی دوسروں کے کام آتا ہے۔ اور اس فضلے کو بھی دوسرے خدمت کر کے پھر طیب میں بدل رہے ہوتے ہیں۔ تو

سارا نظامِ کائنات

اگر آپ غور کریں تو خبیث کو طیب میں بدلنے کا ایک نظام ہے۔ اور جب وہ طیب بن جاتا ہے تو پھر انسان کے حضور پیش ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو باتوں کو پیشِ نظر رکھنا۔ ایک تو یہ کہ تم ہمیں نہیں دے رہے بلکہ ہم تمہیں دے رہے ہیں۔ اور اگر ہم دینا بند کر دیں تو تمہارے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا۔ اگر زمین اُگانا بند کر دے آسمان برسانا بند کر دے تو جن اُمور پر تم خرچ کرتے ہو اور اپنا سمجھ رہے ہو اُن میں سے کچھ بھی تمہارے پاس باقی نہ رہے۔ اور پھر یہ بھی خیال رکھنا کہ ہم تمہیں بہترین دے رہے ہیں زمین میں سے۔ تم ہمیں دیتے وقت ایسی خبیث چیز نہ دینا ایسی گندی چیزیں نہ دینا وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ۔ کہ خود کوئی تمہیں پیش کرے تو شرم و حیا سے تمہاری آنکھیں جھک جائیں۔ یا چُپ کر کے لینا تو قبول کر لو اور سرِ عام لینا قبول نہ کرو۔ چنانچہ اکثر ہمارے ملک میں بدقسمتی سے

صدقات اور خیرات

میں یہی طرز اختیار کی جاتی ہے کہ جو گندی چیز ہو جو کسی کام کی نہ رہی ہو اُسے لپیٹ لپاٹ کے تاکہ لینے والے کو بھی نہ پتہ لگے کہ کیا دیا جا رہا ہے اس طرح پیش کر دیا جاتا ہے کہ گھر جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ کیا چیز تھی۔ تُغْمِضُوْا کا تو خیال اب دینے والے رکھنے لگ گئے ہیں۔ پہلے زمانے میں شاید انسان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ کھُلم کھُلا دے دیا کرتا تھا کہ یہ کمزوری ہے اس میں چاہتے ہو تو لے لو۔ تو اُس وقت نگاہیں نیچی کرنے کا سوال تھا۔ اب ایسے ایسے بھی پیدا ہو چکے ہیں انسان، جو دیتے وقت اس طرح لپیٹ کر دیتے ہیں کہ کسی کو آنکھیں نیچی نہ کرنی پڑیں۔ چنانچہ ایک مراثی بے چارے کے متعلق آتا ہے قصّہ کہ کسی چوہدری نے اُس کو پگڑی لپیٹ کر دی۔ جو پتّو بالکل صاف تھا وہ اوپر لپیٹ دیا اور یہ نہیں پتہ لگ رہا تھا کہ اندر سے کیا۔ تو جا کے اُس نے کھولی تو وہ ساری سوراخ سوراخ تھی۔ جہاں سے ہاتھ پڑتا تھا وہ پھٹنے لگ جاتی تھی۔ خیر وہ مراثی بھی اپنا انتقام لے لیا کرتے ہیں۔ دوسرے دن وہ حاضر ہُوا۔ اور اُس نے پگڑی اُسی طرح لپیٹ کر واپس پیش کی کہ حضور یہ پگڑی واپس لے لیں۔ یہ تو بہت اُونچی ہے مجھ سے۔ اور ساری رات (یہ تو بہت بزرگ پگڑی ہے مجھے سونے نہیں دیا) ساری رات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتی رہی ہے۔ ایک منٹ خاموش نہیں ہوئی۔ تو چوہدری نے کہا۔ بے وقوف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتی رہی ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہیں پڑھا۔ اس نے کہا نہیں، حضور یہ پہلے کی تھی۔ یعنی اُس زمانے سے پہلے کی ہے۔ تو یہ ہے وہ انسان کا طریق خدا کی راہ میں پیش کرنے کا۔ تو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ ہم تو خبیث چیزیں نہیں طیب چیزیں تمہیں دیتے ہیں۔ تمہاری خبیث پھینکی ہوئی چیزوں کو بھی ہمارا سارا نظام خدمت کے طور پر مُسخّر ہوتا ہے۔ اور اُسے صاف کر کے طیب بنا بنا کے پھر تمہیں پیش کرتا چلا جاتا ہے۔ اور تم ہماری طیب دی ہوئی چیزوں کو خبیث بنا بنا کر ہمارے سامنے پیش کرتے ہو۔ کچھ حیا تو کرو۔ اس لئے جب ہمارے حضور پیش کیا کرو تو یاد رکھنا کہ ہم ہی تمہیں دینے والے ہیں۔ اور ہم تمہیں بہترین دینے والے ہیں۔ اس لئے تم بھی واپس بہترین کر کے ہماری خدمت میں پیش کیا کرو۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور یاد رکھو خدا تعالیٰ غنی ہے یعنی اُس کو مال کی ضرورت نہیں ہے۔ اور حمید ہے وہ صاحب تعریف ہے اس کا طیب سے تعلق ہے۔ جو حمید ہو اُس کو طیب کے سوا کچھ پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور جو غنی ہو وہ ویسے ہی مال سے مُستغنی ہے۔ تمہارا روکنا تمہارا نہ دینا کچھ بھی خدا کے خزانے میں کمی پیدا نہیں کر سکتا۔ اِس کے اَور مقاصد ہیں۔ اور وہ مقاصد پھر اَب خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ ہم جو تم سے

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی توقع

رکھتے ہیں تمہیں ہدایت دیتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ دو قسم کے نظام خدا تعالیٰ نے یہاں بیان فرمائے ہیں۔ ایک شیطانی نظام اور ایک رحمانی نظام۔ فرماتا ہے اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے۔ اور ساتھ ہی يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ اور ساتھ تمہیں فحشاء کا حکم بھی دیتا ہے۔ اِس میں غیر اللہ کے اخراجات اور ان کے رُجحان کی بہت ہی پیاری تصویر کھینچی گئی ہے۔ پیاری اِن معنوں میں کہ مکمل تصویر ہے۔ اور گہری تصویر ہے۔ تو حیرت کے ساتھ اب اِس آیت کو غور سے پڑھیں اور سُنیں تو حیرت کے ساتھ دیکھیں گے کہ کس تفصیل کے ساتھ اُن لوگوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں پاتے۔ ایک طرف تو شیطان اُن کو فقر سے ڈراتا ہے کہ تمہارے پاس کیا رہے گا۔ دوسری طرف ایسے اخراجات پر اُکساتا ہے جو انسانی ضروریات سے زائد بلکہ مُضر ہیں۔ یعنی فحشا کی تعلیم دیتا ہے۔ ان کو گندی اور بے حیا زندگی بسر کرنے پر اُکساتا ہے اور ساتھ یہ ڈراتا ہے کہ اگر تم نے کچھ راہِ خدا میں خرچ کیا تو یہ عیش پھر کیسے کرو گے۔ تو یہ معنی ہیں اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔ تمہیں حکم یہ دیتا ہے کہ فحشاء کی زندگی بسر کرو۔ اور فحشاء کی زندگی بسر کرنے کے لئے تو پھر پیسے زیادہ چاہئیں۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے والے بیچارے کہاں سے وہ پیسے سمیٹیں گے اور کہاں سے بچائیں گے عیّاشیوں کے لئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُس کا یہ طریق کار ہے۔ دو طرح سے تمہیں مارتا ہے۔ راہِ خدا میں خرچ سے روک دیتا ہے۔ تمہاری راہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور بدیوں کی زندگی پر اُکساتا ہے۔ ہر طرح سے تم اُس کے مشورے میں آکے مارے جاتے ہو۔

انفاق فی سبیل اللہ اِس کے

بالکل برعکس نتائج

پیدا کرتا ہے۔ اور وہ تمہارے لئے ہیں۔ تمہارے اپنے فائدے کے لئے ہیں۔ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا۔ بعض دفعہ قرآن کریم اس طرح مضمون ملاتا ہے کہ جو اوّل مذکور ہے اُس کو اوّل سے مِلا دیتا ہے جو بعد میں ذکر ہوا ہے اُس کو بعد سے مِلا دیتا ہے۔ لفّ و نشر مُرتّب کہتے ہیں اِس کو۔ یعنی اُسی ترتیب سے ذکر کرتا ہے۔ بعض دفعہ آخری لفظ کو پہلے لے لیتا ہے۔ اور پہلے بیان کردہ کو بعد میں لے لیتا ہے۔ اس میں ایک حکمت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہاں وہی دوسرا طریق بیان فرمایا ہے۔ شیطان نے فقر یعنی غربت اور تنگدستی کا ڈراوا دیا۔ اس کے مقابل پر فضل آتا ہے لفظ۔ یعنی خدا کثرت سے تمہیں عطا فرمائے گا۔ تمہاری دولت کو بڑھائے گا۔ تمہارے رزق میں برکت دے گا۔ تو یہاں فضل کو خدا نے بعد میں رکھا فحشاء کے مقابل پر جو مغفرت آتی ہے مغفرت کو پہلے ذکر کر دیا۔ یعنی شیطان تو فقر سے ڈراتا ہے اور فحشاء کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کا وعدہ کرتا ہے اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ تو ترتیب اُلٹ دی ہے مضمون کی۔ اور اس میں ایک گہری حکمت ہے۔ سب سے اہم بات مغفرت ہے۔ خدا کے نزدیک۔

دُنیا کی دولت اور پیسے

یہ کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے اللہ کی مغفرت کے مقابل پر۔ پس جہاں قدر اور منزلت کے لحاظ سے اوّل اور آخر کا اختیار کیا جاتا ہے ترجیح دی جاتی ہے، وہاں یہی بہتر ہے کہ جو اعلیٰ درجے کی چیز ہو مناسب ہو، سب سے اُوپر کا مقام رکھتی ہو، پہلے اس کا تذکرہ ہو پھر بعد میں نسبتاً دوسری چیز کا ذکر ہو۔ تو ترجیحات قائم کی گئی ہیں مال میں اور مغفرت میں۔ شیطان کو چونکہ مال زیادہ عزیز ہے اور دُنیا کی دولتیں اُس کی نظر میں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں اور شیطانی گروہوں کو۔ اِس لئے مادہ پرستی سے ہی سب فحشا پھُوٹتے ہیں۔ اور مادہ پرستی اوّل ہے ہر بیماری کا۔ چنانچہ وہاں مال کا پہلے ذکر کر دیا۔ اور باقی چیزوں کا بعد میں ذکر فرمایا۔ ایک تو یہ حکمت ہے کہ مغفرت کی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ فحشاء کی تعلیم دیتا ہے اور میں تمہیں مغفرت کی طرف بُلاتا ہوں۔ یعنی بجائے اس کے کہ گناہوں میں آگے بڑھائے اسلام کی تعلیم جو گناہ تم سے پہلے سرزد ہو چکے ہیں اُن کے بوجھ بھی کم کر دیتی ہے۔ ایسے رستوں کی طرف بُلاتا ہے کہ جس سے تمہارے گناہ بخشے جائیں۔ تو جب تم اموال خرچ کرتے ہو اللہ کی راہ میں تو اس کا سب سے بڑا اہم فائدہ تمہیں پہنچتا ہے کہ تمہارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور تمہیں مغفرت نصیب ہوتی ہے۔ اور آخر پر جا کر اِس مضمون میں ایک اَور ایک نئی بات بھی پیدا فرما دی۔ وہ اس کا موقعہ پر آ کے ذکر کروں گا۔ وَفَضْلًا اور فضل بھی ملتا ہے اللہ کی طرف سے۔ غربت نہیں آیا کرتی خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں پر۔ یہ ضمناً ذکر فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں اتنی دولتیں عطا ہوں گی اتنے اموال دیئے جائیں گے کہ شیطان ہر لحاظ سے جھوٹا ثابت ہوگا۔ تم شیطان کا انکار کرو تو تم فقر کا انکار کر رہے ہوگے۔ تم شیطان کا انکار کرو تو تم فحشاء کا انکار کر رہے ہوگے۔ اور اُس کے برعکس نتائج تمہارے سامنے ظاہر ہوں گے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ مغفرت بھی عطا فرمائے گا۔ اور دولتیں بھی عطا کرے گا۔

دُوسری حکمت

اِس ترتیب میں یہ نظر آتی ہے کہ وہ دولت جو مغفرت کے بغیر آئے وہ تو تباہی کا موجب بن جایا کرتی ہے۔ پہلے گناہ صاف ہونے چاہئیں پھر دولتیں نصیب ہونی چاہئیں۔ پہلے رُجحانات درست ہونے چاہئیں۔ تقویٰ آنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھنی چاہیئے۔ پھر دولت آئے تو وہ نعمت ہی نعمت ہے۔ لیکن اگر دولت پہلے آجائے پھر وہ دولت تو مغفرت کی راہ میں حائل ہو جایا کرتی ہے۔ یعنی ایسی دولت جو تقویٰ کے بغیر ہو۔ تو اس ترتیب سے اِس مضمون کو بھی خدا تعالیٰ نے بیان فرما دیا۔ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا۔ خدا کہتا ہے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالو۔ تمہیں مغفرت نصیب ہو۔ مال کی محبت کم ہو جائے تمہارے دلوں سے۔ اور تم تقویٰ کی زندگی اختیار کرو۔ پھر خدا کی طرف سے جو اموال آئیں گے وہ برکتیں لے کر آئیں گے۔ وہ تمہاری دُنیا بھی سنوار دیں گے اور تمہاری آخرت بھی سنوار دیں گے۔ مگر مال پہلے آجائیں اور دل کی حالت میں پاک تبدیلی نہ ہو، یہ باتیں مُضر ہیں اور نقصان دہ ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ الٰہی جماعتوں کو خطرات میں سے گزارتا ہے اور ابتلاؤں میں سے گزارتا ہے اور پھر اُن کو خرچ کرنے کی طرف بھی بُلاتا ہے کہ ان خطرات مصیبتوں اور مشکلات کے وقت میں میری راہ میں اَور خرچ کرو تو عملاً یہ

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو"
(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچرس ۱۷ بی رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰
فون :- 27-0441
گرام :- "GLOBEXPORT"

ایک اہم خوشخبری!

ہے کہ بہت سی رحمتوں اور برکتوں والا دور بعد میں آنے والا ہے۔ اور اس سے پہلے دنوں کے زنگ دور ہو رہے ہیں۔ اور صفائیاں ہو رہی ہیں۔ جس طرح جلسہ سالانہ میں مہمانوں کے آنے سے پہلے ہم دیگیں صاف کروایا کرتے تھے۔ کہیں تیزاب گھل رہا ہے اُن کے اندر کہیں قلعیاں۔ قلعی ہو رہی ہے اور صفائیاں ہر قسم کی۔ تو بہت کثرت سے چیز ملنی ہو تب یہ صفائیاں ہوا کرتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم مغفرت اس لئے کر رہے ہیں مغفرت کا انتظام کہ تمہیں ہم بہت دینے والے ہیں سنبھالا نہیں جائے گا تم سے جائے گا۔ اگر مغفرت سے پہلے تمہیں دے دیا تو پھر تم مارے جاؤ گے۔ پھر تمہارا حال اُن پہلی قوموں کی طرح ہو جائے گا جن کو دولتیں ملیں۔ لیکن اُن کی دُنیا بھی مٹ گئیں اور اُن کی آخرت بھی مٹ گئیں۔

وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ اللہ تعالیٰ تنگی ڈالنے کے لئے تم سے نہیں لے رہا۔ وسعتیں عطا کرنے کے لئے لے رہا ہے۔ گویا خدا کی راہ میں جتنا خرچ کرو گے اتنا تمہیں وسعتیں نصیب ہوں گی۔

ہر جہت میں وسعتیں

نصیب ہوں گی۔ تمہارا مال بھی بڑھے گا۔ تمہارا رعب بھی بڑھے گا۔ تمہارے نفوس میں بھی برکت پڑے گی۔ نئے نئے تمہیں نصیب ہوں گے۔ تمہارے مکانوں کو وسیع کیا جائے گا۔ تمہارے تعلقات وسیع ہوں گے۔ گویا ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کو تم واسع پاؤ گے اور علیم۔ علیم ان معنوں میں کہ اس کو علم ہے کہ کس حد تک وسعت عطا کرنی ہے کس حد تک نہیں کرنی۔ اور آنکھیں بند کر کے جذبات میں آ کر وہ وسعتیں دینے والا نہیں ہے۔ بلکہ علم کی بنا پر جانتے ہوئے کہ کتنی وسعت کیا نتیجہ پیدا کرے گی وہ وسعتیں عطا فرماتا ہے۔ یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ یہ حکمت کی باتیں ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے جسے چاہتا ہے وہ حکمت عطا کرتا ہے اور اگر اب غور کریں تو انسانی زندگی کا جو اموال سے تعلق ہے اور دونوں قسم کے جو تعلقات ہیں وہ کیا نتائج پیدا کرتے ہیں۔ ان پر آپ غور کریں تو تمام انسانی تاریخ کو آپ کے سامنے یوں معلوم ہوتا ہے قرآن نے کھول کے رکھ دیا ہے۔ اور ماضی کو نہیں مستقبل کو بھی کھول کے رکھ دیا ہے۔ آج کل تو بالکل یوں نظر آتا ہے جس طرح جماعت احمدیہ کو سامنے ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ

انسانی فطرت کا نقشہ

کھینچ رہا ہے کہ کچھ لوگ اس طرح عمل کیا کرتے ہیں، کچھ اس طرح عمل کیا کرتے ہیں۔ کچھ لوگ گندگیاں تقسیم کر رہے ہیں خدا کی راہ میں اپنے ہوئے کپڑے دے رہے ہیں۔ کچھ ایں جو اپنے زیور اُتار اُتار کر پیش کر رہی ہیں عورتیں اور پھر بھی اُن کے دل کو چین نہیں ملتا۔ ایک تنگ بھی باقی رہ جائے تو اُن کا دل کڑھتا رہتا ہے کہ کاش! ہمیں اجازت ہوتی تو ہم یہ بھی پیش کر دیتے۔ یہ جو دو فریق ہیں ان کے نقشے اتنے کھل کر سامنے رکھے گئے ہیں کہ اگر کسی نے صداقت کو پہچاننا ہو تو انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو دیکھے خدا کے نام پر کون کس طرح خرچ کر رہا ہے۔ جس کا نقشہ ان آیات کے مطابق ہوگا۔ اس کو خبیث آپ نہیں کہہ سکتے اُس کو گندے لوگ نہیں کہہ سکتے۔ اُس جماعت کو۔ جس کا نقشہ دوسری جہت پہ ہوگا جو قرآن کریم نے خود کھینچا ہے۔ اُن کو آپ پاکباز نہیں کہہ سکتے۔ اُن کو خدا والے نہیں کہہ سکتے۔ تو جس طرف بھی آپ نظر ڈالیں صداقت کا پہچاننا کوئی مشکل نہیں ہے۔

قرآن کریم نے خوب کھول کھول کر یہ مضامین بیان فرمائے ہیں

چنانچہ ایک ایسی عورت کا بھی ہمیں اپنی سوسائٹی میں ذکر ملتا ہے اور یہ کسی احمدی کا بنایا ہوا لطیفہ نہیں ہے۔ یہ تو عام مشہور اور عام ہے کہ ایک بی بی نے ایک مولوی صاحب کو گاؤں کے جو مولوی ہیں اُن کو کھیر بھیجی ایک مٹی کے برتن میں۔ اور وہ جب کھیر لے کے گیا تو اُس کے مولوی صاحب تو بڑے متعجب ہوئے۔ کیونکہ اُن کو اکثر تو بچی ہوئی روٹیاں اور باسی سالن وغیرہ دیا کرتی تھی۔ تو مولوی صاحب نے کہا کیا بات ہے آخر خیر ہے گھر میں۔ کوئی مبارک بات ہے کہ آج کھیر آئی ہے وہاں سے۔ تو بچہ بیچارہ معصوم تھا۔ اُس نے کہا نہیں مولوی صاحب! وہ کتا منہ ڈال گیا تھا اس کو۔ اس لئے امی نے بھجوا دی ہے۔ مولوی صاحب کو غصہ آیا۔ انہوں نے اٹھا کے برتن پھینکا۔ مٹی کا برتن تھا، ٹوٹ گیا۔ تو بچہ رونے لگا کہ مولوی صاحب! آپ نے تڑوا دیا ہے۔ واپس جاؤں گا امی ماریں گی کہ اب منے کو پیشاب کس چیز میں کروایا کریں گے۔ اسی برتن میں کرایا کرتی تھیں۔

تو ایک خدا کے نام پر ایسا خبیثانہ خرچ بھی ہے کہ جن کو تم قوم کا معزز سمجھتے ہو۔ جن کے ہاتھوں میں اپنے دین کی لگام دی ہوئی ہے تم نے سمجھتے ہو کہ جن کی باتوں پر اعتماد کر کے تمہارے لئے جنت یا جہنم کے فیصلے ہوں گے۔ جو عملاً حقیقت میں قوم کے سردار کہلانے چاہئیں اُن کو تم خدا کے نام پہ یہ خبیث چیزیں دیتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو کہ ہم خدا والے ہو۔ اور

ایک طرف احمدی خواتین ہیں

کہ جن کو نفرتیں ہو گئی ہیں اپنے زیوروں سے۔ بعض ایسی ہیں جن کے مرحوم ماں باپ نے بڑی محنت اور پیار کے ساتھ نشانیاں دی تھیں۔ اور نشانیاں اُتار اُتار کے گلوں سے پھینک رہی ہیں۔ اور اپنے ہاتھوں سے اُتار کے پھینک رہی ہیں۔ اور اس کثرت کے ساتھ ایسی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ اُن کا بیان ہی ممکن نہیں۔ وہ کہتی ہیں یہ جو ہماری سب سے اچھی چیز ہے یہ ہم خدا کو پیش کرنا چاہتی ہیں۔ کہاں یہ جماعت کہاں وہ جماعت۔ اور یہ آیت ہے اس کو پڑھ لیں دوبارہ اور نقشہ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام کس جماعت کو اپنی جماعت قرار دے رہا ہے اور کس جماعت کو دوسروں کی جماعت قرار دے رہا ہے۔

فرماتا ہے یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ۔ یہ حکمت کا کلام ہے۔ ہم جسے چاہیں عطا کریں۔ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا اور حکمت ہی اصل دولت ہے۔ وہ خیر جو فضل کی صورت میں بعد میں تمہیں ملے گی اُس میں تو تمہیں دلچسپی کوئی نہیں رہی۔ ہم حکمتیں جو تمہیں عطا کر رہے ہیں اور تمہیں حکمتوں کا عاشق بنا دیا ہے ہم نے۔ تو دین کے تو ہم ضرور دیں گے لیکن

اعلیٰ مقاصد میں خرچ کی خاطر

تمہاری تمنا پوری ہوگی حکمتوں کے نتیجے میں جو ہم تمہیں عطا کرتے ہیں۔ کیونکہ تمہارے نزدیک سب سے بڑی دولت اللہ کی طرف سے عطا کردہ حکمت ہے۔ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ اور یہ باتیں صاحب عقل لوگوں کے سوا کسی کو نہیں سمجھ آیا کرتیں۔ فرماتا ہے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ تم خدا کی راہ میں جو خرچ کرتے ہو تو وہ خرچ ابھی کیے علم میں بھی آیا ہے کہ نہیں تو اللہ فرماتا ہے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ جو تم خرچ کرتے ہو اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ اور جو خرچ کی تمنا رکھتے ہو تمہارا دل چاہتا ہے کہ کریں اور نہیں ہوتا پھر تم نذریں مانتے ہو کہ اے خدا! یہ ہمیں مل جائے تو ہم یہ خرچ کریں گے وہ مل جائے تو ہم وہ خرچ کریں گے۔ فرماتا ہے کئے ہوئے خرچ پر بھی خدا کی نظر ہے اور اُس خرچ پر بھی نظر ہے جس کی حسرتیں تم دلوں میں رکھتے ہو۔ جن کی تمنائیں لئے ہوئے ہو۔ گویا دونوں خدا نے مقبول کر لئے۔ یَعْلَمُہٗ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف نظر ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں آیا۔ گویا خدا کو مل گیا تمہاری طرف سے۔ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اور ظالموں کے لئے تو کوئی مددگار نہیں ہوا کرتا۔ مراد یہ ہے کہ تمہارے لئے تو ضرور مددگار آئیں گے۔ ہم تو ظالموں کو نہیں

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
SK.GHULAM HADI & BROTHERS,
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR, P.O. BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA) PHONE NO.122-253.
پیشکش

مدد دیا کرتے۔ لیکن ایسے پیاروں کو جو ہماری خاطر خرچ کرتے ہیں اور پھر خرچ کی اتنی تمنا رکھتے ہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اُن کو مدد کے بغیر چھوڑ دیں۔ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ۔ اب صدقات تم اگر کھلم کھلا پیش کرو تاکہ لوگوں میں تحریک پیدا ہو اور خدا کی راہ میں

ایک دوسرے سے بڑھ کر

اموال خرچ کئے جائیں تو یہ بھی بہت اچھی نیت ہے۔ اور اگر تم چھپا کر غریبوں میں اس طرح دو کہ کسی کی نگاہ نہ پڑے تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ خَیْرٌ لَّکُمْ سے مراد یہ ہے کہ تمہیں اس خطرے سے بچائے گی یہ بات کہ تم میں ریا پیدا ہو جائے۔ تم میں دکھاوا آجائے۔ اور بظاہر نیکی پر خرچ کر دیتے ہو لیکن عملاً اپنی انانیت کے اوپر خرچ کر رہے ہو۔ ان خطرات سے بچ جاؤ گے۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور جس طرح بھی تم خرچ کرو گے یہ یاد رکھ لینا کہ اللہ کی اس پر نظر ہے۔ تو ظاہر کا خرچ بھی اور باطن کا خرچ بھی یہ دونوں خرچ تب مقبول ہوں گے۔ اگر اس طریق پر کئے جائیں کہ انسان واقف ہو اس بات سے کہ خدا نظر رکھتا ہے اور خدا کی نظر کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر ہم کھلا کھلا خرچ کریں تو اُس کو ریاکاری نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ریاکاری تو خدا کے سامنے اس طرح غائب ہو جاتی ہے جیسی طرح شبنم اُڑ جاتی ہے سورج کو دیکھ کر۔ جس کی توجہ خدا کی طرف ہو کہ اللہ میرے معاملات سے باخبر ہے۔ میری روح کے پاتال تک نظر رکھتا ہے۔ وہ جب کھلم کھلا خرچ بھی کرتا ہے تو خدا کی نظر کی خاطر کرتا ہے۔ اس وجہ سے تاکہ قوم میں تحریک پیدا ہو۔ ایک عام رجحان پیدا ہو جائے اور جب چھپ کے کرتا ہے تب بھی جانتا ہے کہ میں اپنی کسی چیز کو خدا سے چھپا نہیں سکتا۔

پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! تجھ پر اُن کی ہدایت نہیں ہے۔ یعنی تجھے ہم نے ذمے دار نہیں ٹھہرایا۔ اگر وہ ہدایت نہیں پائیں گے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ۔ چونکہ خدا تعالیٰ بہت باریک بین ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی

باریک در باریک نیتوں سے واقف

ہے۔ اس لئے وہی فیصلے کیا کرتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اُس کو ہدایت دی جائے اور کون اس لائق ہے کہ اس کو ہدایت نہ دی جائے۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ۔ فرماتا ہے جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو ہم تمہیں دوبارہ بتا دیتے ہیں کہ اُس میں سے ایک ذرہ بھی ایسا نہیں جو جسمانی اور مادی لحاظ سے خدا کو پہنچ جائے۔ فَلِاَنْفُسِكُمْ وہ بالآخر تمہارے اندر خرچ ہوتا ہے یا وہ تمہاری انفرادی بھلائی کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ یا وہ تمہاری قومی بھلائی کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ قومی زندگی نصیب ہوتی ہے قوم کو طاقت عطا ہوتی ہے۔ تو تم جو سوچ رہے تھے کہ ہم خدا کو دے رہے ہیں تو یہ دماغ سے نکال دو بالکل کہ عملاً اس کا کچھ حصہ مادی لحاظ سے خدا کو پہنچ رہا ہے۔ تمہاری اپنی تقویت کا موجب ہے۔ وہ قومیں جو خرچ کرتی ہیں قومی لحاظ سے اُن کی کیفیتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اُن میں عظیم الشان طاقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور وہ افراد جن پر قومیں خرچ کیا کرتی ہیں اُن افراد کی بھی حالتیں بدلنے لگتی ہیں۔ اُن لوگوں میں فقیر نہیں رہتے۔ اُن لوگوں میں مسکین نہیں رہتے۔ رفتہ رفتہ ساری قوم کی حالت بدل جاتی ہے۔ تو فرمایا سب کچھ یاد رکھو کہ تمہارے لئے ہے۔ لیکن ایک بات ہم تمہیں بتا دیتے ہیں ہمارے لئے کیا ہے۔ ایک چیز ہمارے لئے بھی ہے۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ۔ ہمارے لئے یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ تم نے قوم کی خاطر خرچ نہیں کیا تھا۔ تم نے ہماری خاطر خرچ کیا تھا۔ تم نے جو کچھ دیا تھا ہماری محبت میں دیا تھا۔ یہ وہ چیز ہے جو ہمیں پیاری ہے۔ اور یہ ہمارے لئے ہے۔ اور ہم تمہیں اس کے نتیجے میں ایک اور وعدہ بھی کرتے ہیں۔ کہ چونکہ تم نے ہماری خاطر خرچ کیا تھا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہے ہماری راہ میں اگرچہ پہلے ہی وہ تمہیں فائدہ پہنچا رہا ہے۔ تمہارے اپنے لئے ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ ہماری خاطر تھا۔ ہمارا نام بیچ میں آگیا۔ ہم تم سے یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ اس کی پائی پائی تمہیں واپس لوٹائی جائے گی وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ کا بظاہر تو یہ مطلب ہے کہ تم ظلم نہیں کئے جاؤ گے مگر

عربی میں یہ محاورہ ہے

جس طرح انگریزی میں بھی ہے کہ نفی جتنی مضبوط ہو اُتنا ہی زیادہ مثبت معنی آجاتے ہیں۔ لَا تُظْلَمُوْنَ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم سے ناانصافی نہیں کی جائے گی۔ لَا تُظْلَمُوْنَ کا مطلب یہ ہے تمہیں اس کثرت سے دیا جائے گا کہ جو تم سے سنبھالا نہ جائے۔ بالکل برعکس معنیٰ ہے اس کا۔ ناانصافی کا تو سوال ہی کوئی نہیں۔ تُوَفَّوْنَ میں وہ ناانصافی والا حصہ پہلے ہی ختم کر دیا گیا تھا۔ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ میں۔ يُوَفَّ کا مطلب ہے پورا پورا تمہیں دے دیا جائے گا۔ جب پورا پورا دے دیا گیا تو پھر ناانصافی کا کیا سوال ہے۔ لَا تُظْلَمُوْنَ کا مطلب یہ ہے کہ اس سودے میں تم یہ دیکھو گے کہ تم گھاٹا کھانے والے نہیں ہو۔ بہت کثرت سے تمہیں خدا تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ وَيَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ۔ یہاں ایک معنیٰ معروف اس آیت کا یہ ہے کہ یہ خرچ جو تمہارے لئے ہے فَلِاَنْفُسِكُمْ ان معنوں میں تمہارے لئے ہے۔ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہ اُن غریبوں کو عطا ہوگا قوم کی طرف سے اُن کے اوپر خرچ کیا جائے گا۔ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جن کو خدا کی راہ میں چلنے کی بھی مقدرت نہیں رہی گھیرے پڑ گئے ہیں۔ قوم نے اُن کے لئے نجات کی راہیں بند کر دی ہیں۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ۔ اُن کو یہ بھی اجازت نہیں کہ وہ ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں۔ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ۔ تعفف کی وجہ سے جاہل ان کو امیر سمجھ رہا ہے۔ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ تو اُن کے چہروں کی نشانیوں سے اُن کو پہچانتا ہے۔ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا۔ وہ کسی سے الحاح سے مانگتے نہیں پیچھے پڑ کے۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔ جو تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو اللہ اُس سے واقف ہے۔ تو ایک معنیٰ تو معروف یہ ہے کہ یہ خرچ جو تم کرتے ہو خدا کی راہ میں یہ بالآخر قوم کے غریبوں قوم کے کمزوروں کو پہنچتا ہے اُن میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ایک اور معنیٰ بھی یہ ہے جو

نہایت اعلیٰ درجے کا معنیٰ

اوّل درجے کے خدا کے مخلصین کے لئے ہے وہ یہ ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا تمہیں خدا کثرت سے جو دے گا وہ کن لوگوں کو عطا ہوگا، قوم کے اُن غریبوں کو جو خدا کی راہ میں دکھ اُٹھانے والے ہیں اور خدا کی راہ میں گھیرے میں آگئے ہیں۔ اُن لوگوں کے لئے خدا اپنے خزانے کھول دے گا۔ اور اس کثرت سے اُن کو عطا کرے گا کہ گویا اُن سے سنبھالا نہ جائے۔ اور اُن کی راہیں کشادہ کی جائیں گی۔ وَاسِعٌ کا ذیبے معنیٰ سمجھ آیا پوری تفصیل سے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا کی راہ میں تنگ کیا جا رہا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی، عزتوں کے لحاظ سے بھی اور زمین کی کشادگی کے لحاظ سے بھی۔ زمین تنگ کر دی گئی ہے اُن پر۔ نکلنے کی راہیں بند کی جا رہی ہیں۔ ہر حیثیت سے نکلنے کی راہ بند ہونا بھی اس میں مراد ہے۔ صرف ظاہری طور پر ہجرت مراد نہیں بلکہ ہر مشکل میں پھنسا کر۔ پھر یہ کوشش کرنا کہ اُس مشکل میں انسان اٹکا رہے۔ نکل کے باہر نہ بھاگ سکے۔ یہ وہ رجحان ہے جو اس وقت جماعت احمدیہ قوم میں ہر طرف سے دیکھ رہی ہے۔ اس نقشے کو کھینچ کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کے لئے میں عطا کر آؤں گا۔ اور ہر کوشش جو ان کو تنگ کرنے کی کی جا رہی ہے اُسے ناکام بنا کر برعکس

ارشادِ نبوی

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔ (سنن ابوداؤد)

ترجمہ:- جو شخص اللہ کی خاطر کسی سے محبت یا نفرت کرے اور اللہ ہی کی خاطر کسی کو کچھ دے یا روکے تو (سمجھو کہ) وہ ایمان میں کامل ہوگیا۔

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ (اظہار اُشتر)

نتیجہ پیدا کریں گا تو چونکہ اُحْصِرُوا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ کا مضمون آتا تھا اِس لئے فوراً ساتھ پہلے ہی فرما دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ تمہیں تنگ نہیں رہنے دیگا۔ تمہاری زمینیں تنگ کی جائیں گی۔ خدا کشادہ زمینیں عطا کرے گا۔ تمہیں ایک ملک میں روکا جائے گا۔

خدا نئے نئے ملک تمہیں عطا کرے گا

تمہارے رزق کی راہیں تنگ کی جائینگی اللہ تمہارے رزق کی راہیں کشادہ فرما دیے گا۔ اور علیم کے معنے یہاں یہ ہیں کہ بظاہر عام انسان کی نظر اِس طرف نہیں جا سکتی اِن حالات پر۔ کیونکہ ظاہری حالات کو دیکھو تو یہ نتیجہ نکلنا ہی نہیں چاہیئے۔ علیم ہے خدا تعالےٰ۔ یہ آئندہ ہونے والا واقعہ ہے جس کو بتا رہا ہے۔ اِن حالات میں تو تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ ایسی قوم کے ساتھ یہ مختلف سلوک ہوگا اور بالکل برعکس صورت میں اِن کے ساتھ معاملہ کیا جائے گا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ علیم ہے وہ جانتا ہے اِس لئے بتا رہا ہے کہ یہ ہو کر رہے گا۔ یَحْسَبُھُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ۔ اِس کا ترجمہ عموماً یہ کیا جاتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ جاہل لوگ اُن کو اپنے غنائے نفس کی وجہ سے (تعفف سے مراد لی جاتی ہے غنائے نفس یعنی سوال نہیں کرتے بچتے ہیں سوال سے) اِس وجہ سے اغنیاء سمجھ لیتے ہیں۔ یعنی امیر سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن

ایک اور معنی بھی اِس آیت کا ہے

اور وہ اصل اور حقیقی ہے۔ جو پہلی آیات گزری ہیں اُن کے ساتھ مطابقت کھانے والا معنی ہے۔ تعفّف کا معنی ہے پاکیزگی جو فحشاء کا برعکس ہے۔ اور تعفّف کا معنی ہے مستغنی ہونا۔ یعنی کسی دوسرے کے احتیاج سے آزاد ہو جانا۔ تو یہاں الٰہی جماعتوں کا ایک حیرت انگیز نقشہ کھینچا گیا ہے جو شیطانی کوشش کے بالکل برعکس ہے۔ اور یہ اِسی آیت کی ایک برعکس تصویر کھینچی گئی ہے۔ جو پہلے گزر گئی ہے کہ شیطان تمہیں فحشاء کی تعلیم دیتا ہے اور فقر سے ڈراتا ہے۔ کہ تم نے تو فحشاء کی زندگی اختیار کرنی ہے میں تمہارے دل میں تمنّائیں پیدا کر چکا ہوں۔ اور فقر اِس کی راہ میں حائل ہو جائے گا۔ اِس لئے بچاؤ۔ اور ایسے لوگ اپنی غربت کے ڈھنڈورے پیٹنے لگ جاتے ہیں بعض دفعہ اس ڈر کے مارے بے چارے کہ کوئی ہم سے مانگ نہ بیٹھے۔ کہتے ہیں جی اتنا نقصان ہو گیا۔ لوگ کیا سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بڑی تجارتیں ہیں۔ یہ نہیں نہ پتہ کہ آتے سے نقصانات کتنے ہوتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں بڑی تنخواہ مل رہی ہے لیکن پھر ٹیکس پھر اخراجات پھر سفید پوشیاں۔ اچھا بھلا خدا نے رزق عطا کیا ہوتا ہے اور تعفّف وہ بھی ایک اختیار کرتے ہیں برعکس قسم کا۔ فقر سے ڈر کر وہ خود اپنے فقر کے ڈھنڈورے پیٹتے رہتے ہیں کہ کہیں غریب نہ ہو جائیں اِس لئے کیوں نہ خود ہی اپنے آپ کو غریب کہنا شروع کر دیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وہ جاہل دیکھو اپنے آپ کو خود فقیر بنا کے ظاہر کر رہے ہیں کہ مارے جائیں گے ہم خرچ کریں گے۔ یہ جو فرمایا ہے یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ۔ شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے۔ اِس کے یہی معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرتے ہیں ڈر کے مارے کہ ہم فقیر نہ ہو جائیں۔ دوسری طرف کچھ غریب بندے ہیں خدا کے

اُس کے در کے فقیر

لیکن وہ اتنے پاکباز ہو چکے ہیں کہ اُن کی ضروریات سکڑ گئی ہیں۔ نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے زندگی کی زائد ضروریات ہیں اُن کو دلچسپی نہیں ہے۔ اور اُس کی وجہ سے انہیں ایک اور تعفّف نصیب ہوتا ہے۔ یعنی فحشاء کے برعکس ایک ہی لفظ رکھا جس نے دونوں معنے پیدا کر دیئے۔ فحشاء کے خلاف مضمون بھی عطا کر دیا اور فقر کے خلاف مضمون بھی دے دیا۔ اِس لفظ میں اور وہ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ اپنی عصمت اپنی پاکیزگی اپنی قناعتِ نفس کی بنا پر امیر ہو جاتے ہیں اور دُنیا کی احتیاج سے باہر نکل جاتے ہیں۔ اُن کو سوال کی حاجت ہی نہیں رہتی کسی سے۔ اور دُنیا کہتی ہے بڑے امیر لوگ ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے متعلق بعینہٖ یہی ہو رہا ہے آج کل۔ بڑی بڑی تیل کی دولتیں ہیں لوگوں کو نصیب بڑی بڑی دُنیا کی تجارتیں ہیں حکومتوں کے قبضے میں۔ اور انڈسٹریز ہیں۔ بڑی بڑی امیر قومیں ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے بھی جب آپ بات کریں تو کہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بڑی امیر ہے۔ چنانچہ مجھے تعجب ہوا۔ مجھ سے کئی ملنے والے آتے رہتے ہیں یہاں پہنچتے ہیں کہ میں یہاں آیا ہوا ہوں تو انگلستان کے بعض بڑے بڑے فہم والے لوگ۔ بعض دفعہ امریکہ کے بھی دوسرے ممالک کے بھی ہیں آتے ہیں تو ملتے ہیں۔ احمدیوں کو عادت ہے کہ وہ بتا دیتے ہیں کہ فلاں شخص آیا ہوا ہے۔ اور شوق بھی ہوتا ہے کہ بلائیں۔ چنانچہ وہ ذکر کرتے ہیں تو لوگ آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور ایک نہیں کئی مرتبہ لوگوں نے یہ کہا جو خود ارب ہا ارب روپے کے مالک ہیں کہ آپ کی جماعت بڑی امیر ہے۔ مجھے کوئی تعجب نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ مجھے علم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہمیں بتایا ہوا ہے کہ

تمہاری صفات ایسی ہیں

کہ تم دُنیا کو امیر نظر آؤ گے تو اُن کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ہماری خوبیاں ہیں بعض اللہ تعالےٰ نے جو ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ جن کے نتیجے میں ہم غیروں کو امیر ہی نظر آتے ہیں۔ کبھی نہ احمدی کسی سے مانگنے جاتا ہے۔ نہ احمدیہ جماعت امریکہ کے سامنے کشکول پھیلاتی ہے۔ یا کسی عرب ملک سے مانگتی ہے۔ یا شیخ ڈم سے مانگتی ہے یا ایران سے مطالبہ کرتی ہے یا جاپان سے امداد مانگتی ہے۔ ساری دُنیا یہ دیکھ رہی ہے کہ اتنے بڑے کام اتنی بڑی ضرورتیں پھیلی ہوئی اور ہاتھ ہی نہیں پھیلاتے کسی کے سامنے تو ایک تو طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تعفّف ہے۔ یعنی محتاج نہیں رہے کسی کے اور نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ بہت ہی امیر ہیں۔ اور جہالت یہ ہے کہ اصل امارت اُن کی نہیں دیکھ رہے کہ اصل امارت کیا ہے اُن کی۔ اصل امارت اُن کی پاکیزگیٔ نفس ہے۔ وہ قناعت ہے جو خدا نے عطا فرمائی ہے۔ اُن کے خرچ اِس لئے سکڑ گئے ہیں کہ اُن کو دُنیا میں دلچسپیاں نہیں رہیں۔ ان کی نظر سکڑ گئی ہے دُنیا کی حرص و ہوا سے۔ اِس لئے مقابل پر اُن کو ایک وسعت نصیب ہوئی ہے۔ اور یہ وسعت دیکھنے والوں کو بہت ہی بڑی دولت اور امارت نظر آتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ واقعۃً اُس کو پھر اِسی میں تبدیل فرما دیتا ہے۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ۔ اے میرے متعفف بندو! اے خدا کی راہ میں اپنے اخراجات کو سمیٹنے والو اور اپنی آمدنوں کو خدا کی راہ کی طرف موڑ دینے والو یاد رکھو کہ ہماری نگاہیں تم سے غافل نہیں ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ تم کن نیتوں سے خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہو اور ہم خوب جانتے ہیں کہ دُنیا تمہیں کیا سمجھ رہی ہے۔ ہم بھی تمہیں کچھ سمجھ رہے ہیں اور تمہارا مستقبل ہم تم پہ روشن کرتے ہیں کہ

ساری دُنیا کی دولتیں تمہارے قدموں پر نچھاور کی جائینگی

مگر ایسی حالت میں نچھاور کی جائیں گی جب تم عفیف ہو چکے ہونگے۔ جب تم میں اُن سے کوئی دلچسپیاں باقی نہیں رہیں گی۔ جب ہم جان چکے ہوں گے کہ جب پہلے بھی تمہیں دولتیں عطا ہوئی تھیں تم نے اُن سے منہ موڑ لیا تھا تب خدا دُنیا کے خزانے کی کنجیاں تمہارے سپرد کرے گا یہ ہیں وہ خوشخبریاں جو اِن آیات میں دی گئی ہیں۔ لیکن سب سے مزے کی جو لطف کی بات جو مجھے اِس میں محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ چودہ سو سال پہلے اللہ تعالےٰ اُن باتوں کو دیکھ رہا تھا جو آج ہونے والی تھیں۔ اور ہماری تصویر کیسے پیار سے کھینچی ہے۔ جیسے کوئی مصوّر اپنا قلم لے کر بیٹھ جاتا ہے کسی کو سامنے بٹھا کر اور ناک پلک ایک ایک چیز کا نقشہ اُتارتا چلا جاتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ دُنیا کا مصوّر تو ظاہر کو دیکھتا ہے ہمارا آقا ہمارا مالک غریب کے دل پر بھی نظر رکھتا ہے جس کے دِل میں صرف حسرت ہے اور تمنا ہے کہ کاش میرے پاس کچھ ہوتا تو میں خرچ کرتا۔ اللہ فرماتا ہے اے میرے پیارے بندے میں نے تیرے دل کو دیکھ لیا ہے میں اُس کی بھی تصویر اُتار رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کیا حسرتیں تو لئے بیٹھا ہے۔ اور میں اُس کا بھی تمہیں اجر عطا فرماؤں گا۔ میری طرف سے میرے در سے کوئی بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جائے گا۔

لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ

سُنی ہوئی بات عینی مشاہدہ کے برابر نہیں ہوسکتی ہے! (حدیث شریف)

از مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صاحب۔ جمشید پور۔ بہار

خالقِ مطلق نے انسان کی پیدائش کی علتِ غائی ہی یہ بیان فرمائی ہے۔

ماخلقت الجن والانس اِلّا لیعبدون

یعنی مَیں نے نہیں پیدا کیا جن وانس کو مگر یہ کہ وہ میرے عبد بن جائیں۔ اس لفظ عبد میں یہ بات پنہاں ہے کہ عبد اپنے معبود کا نقشِ ثانی ہوتا ہے۔ وہ اس کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اور حقیقی معنوں میں عبد کامل وہ ہوتا ہے جو اپنے پیارے معبود کی ہر ادا کی نقل کرتا ہے۔ یعنی اس جیسا بننے کی کوشش کرتا ہے حقیقت میں وہ معبود نہیں بن جاتا ہے کیونکہ نقل نقل ہے اور اصل اصل ہے۔ ہاں اس کی تشبیہی صفات میں اس جیسا ہو جاتا ہے۔ مگر جب اس سے الگ ہو جاتا ہے تو پھر وہی خاک کا پُتلا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے بھی کہا ہے کہ ؎

جمال ہمنشیں درمن اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

سخت ترین محنت

عبد کا اپنے معبود کے رنگ میں رنگین ہونا بڑے ہی جان جوکھم کا کام ہے۔ مگر جب احسن الخالقین نے اس کی فطرت میں یہ خصوصیت ودیعت کی ہے کہ وہ اس کا عبد کامل بنے اس نے اس مشکل کو آسان کرنے کے ذرائع بھی بتا دیئے ہیں۔ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو ہم کو پانے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنا راستہ بتا دیتے ہیں۔ نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ ط اے انسان! تو بے شک بہت محنت کرنے کے بعد ہی اپنے رب کو پائے گا۔ ظاہر ہے کہ جو چیز جس قدر قیمتی ہوتی ہے اس کو پانے کے لئے اسی قدر محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس ذاتِ بے ہمتا اور وحدہ لاشریک تک رسائی کے لئے جس قدر محنت کی ضرورت ہوگی وہ عیاں ہے اور عیاں را چہ بیاں، نہ صرف محنت بلکہ اس کے فضل کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ اس نے خود فرما دیا ہے کہ لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار۔ کوئی آنکھ اس تک نہیں پہنچ سکتی ہے ہاں اگر وہ چاہے تو اپنے فضل و موہبت کے طور پر اس کی آنکھوں تک جلوہ فرما ہوسکتا ہے اور وہ (انسان) اپنی روحانی آنکھوں سے اس (خدا) کا جلوہ دیکھ سکتا ہے۔

نقل کی ضرورت

ابھی مَیں نے عرض کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی ہدایت فرما دیتے ہیں کہ وہ اس تک پہنچ سکے۔ اس ضمن میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انسان نقل کا محتاج ہے۔ دُنیاوی لحاظ سے جب ایک انسان اپنے جیسے آدمیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ انتہائی محنت اور کوششوں کے طفیل بامِ عروج تک پہنچ جاتے ہیں تو وہ بھی اپنی کوششوں اور محنت کو انتہا تک پہونچا دیتا ہے کہ وہاں تک پہنچ سکے۔ چنانچہ ہمارا تجربہ ہے کہ لوگ اسی طرح دُنیاوی لحاظ سے کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ اسی طرح روحانی طور پر رب العالمین و معبودِ حقیقی نے آغاز دنیا سے ہی انبیاء کرام کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔ جو بشر ہوتے ہوئے بھی وہ خوارقِ عادت امور کو ظہور میں لاتے ہیں کہ جس سے خدا کی ہستی کا ثبوت ۱+۱=۲ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ ایک تن تنہا انسان یہ دعوٰی کرتا ہے کہ خدا نے مجھے دُنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور وہ اپنے بچھڑے ہوئے بندوں کو اپنی طرف واپس بلا رہا ہے۔ دعوٰی سے پہلے اس کی ہستی عوام الناس کے لئے ایک نمونہ ہوتی ہے۔ اور بر ملا لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس کو اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں مگر جب وہ دعوٰی کرتا ہے تو پھر وہی لوگ اس کے اشد ترین دشمن ہو جاتے ہیں۔ ایک دُنیا اس کی مخالفت پر کمر کس لیتی ہے۔ مگر وہ خدا کا شیر ببانگ دُہل اعلان کرتا ہے کہ خدا میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے اپنے مقصد میں کامیاب و کامران کریگا اور میرے دشمن ناکام و نامراد رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اب تک جتنے بھی انبیاء کرام کا ظہور ہوا ہے وہ سب اسی نہج پر صادق ثابت ہوتے ہیں اور ان کے پیروؤں کو ان کے طفیل خدا کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ وہ ان کے نقشِ قدم پر پوری طرح قدم مار کر اپنے بچھڑے ہوئے معبود کو پھر سے پالیتے ہیں۔ سُنی ہوئی بات ان کے مشاہدہ میں آجاتی ہے اور ان کے ایمان کو ایک غیر متزلزل ثبات ملتا ہے۔ اور وہ دیکھی ہوئی بات کو جھٹلا نہیں سکتے ہیں اور اُس پر اپنی جان فدا کر دیتے ہیں۔

دُنیا کی موجودہ حالت

آج دُنیا دہریت کا شکار ہے۔ مذاہب کے دعویدار موجود ہیں۔ مولوی۔ پادری۔ اور پنڈت سب کا دعوٰی ہے کہ خدا ہے۔ مگر بزبانِ حال سب یہ ثابت کر رہے ہیں کہ خدا نہیں ہے۔ کیونکہ عالمگیر بدامنی اور فتنہ و فساد کا شور شرابہ ہے۔ اور دُنیا والے اپنے بداعمال سے اپنی تباہی کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔ اور اب چاہ رہے ہیں کہ کوئی امن کا شہزادہ پردۂ غیب سے ظاہر ہو اور ان کی ناکام تمنا کو پوری کر دے اور دوبارہ خدا سے بچھڑے ہوئے بندے اس کے دامن کو پکڑ لیں اور یہ دُنیا جو جہنم زار بن رہی ہے ایک ابدی امن و امان کے گہوارہ میں تبدیل ہو جائے۔ وہ خدا جو ربّ العالمین ہے اس نے جہاں جسمانی پرورش کا سامان کیا ہوا ہے وہاں اس نے روحانی پرورش کا سامان بھی کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیشوا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر نبوت کا دعوٰی کیا اور اپنے معجزات و نشانات سے اپنی صداقت کو اظہر من الشمس کر دیا ہے اور خدا کی ہستی کا ثبوت دکھا کر اپنے پیروؤں میں اس زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کر دیا ہے کہ آج دُنیا کے چپّہ چپّہ پر احمدیت کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ مگر وائے افسوس کہ جہاں سعید فطرت انسانوں نے اس کی صداقت کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور اس کے دامن کو پکڑ کر دعوت الی اللہ کے کاموں میں مصروف ہیں وہاں کچھ دوسرے لوگ اس کی جماعت کے درپئے آزار ہیں اور چاہتے ہیں کہ خدا کے اس نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں مگر اس میں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہونگے۔ نہیں ہونگے اور خدا کی قسم ہرگز کامیاب نہیں ہونگے۔ یہ دعوٰی بلا دلیل نہیں ہے۔ آج تک کوئی بھی خدا کا فرستادہ اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہوا ہے کیونکہ خدا کا یہ قول کہ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی ہمیشہ پورا ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اور حق کے آنے کے بعد باطل کو بھاگنا ہی پڑتا ہے کیونکہ اِنّ الباطل کان زھوقا فرمانِ خداوندی ہے۔

دشمنانِ احمدیت کی اذیت رسانی

آج پھر دشمنانِ حق و صداقت نے احمدیت کے خلاف پاکستان میں سر اُٹھایا ہے اور مظلوم احمدیوں پر زندگی کا قافیہ تنگ کر دیا ہے۔ مگر وہ جاں نثاران حق و صداقت نے اپنی جان کی بازی لگا دی ہے کہ حق کا بول بالا رہے۔ دشمنانِ احمدیت نے اپنی مخالفت کو انتہا تک پہنچا دیا ہے تاکہ جماعت تتر بتر ہو جائے۔ اُن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا حشر وہی ہوگا جو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ مامور یزدانی کے سچے پیروؤں نے اس کو بصیرت کی آنکھوں سے قبول کیا ہے۔ اور خدا اُن کے ساتھ ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہیں اور جسے خدا رکھے اُسے کون چکھ سکتا ہے۔ سچ ہے کہ ؎

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

دُعا ہے کہ مولا کریم احمدیت کے دشمنوں کی آنکھیں کھولے کہ وہ صداقت کو دیکھنے کی توفیق پائیں کیونکہ وہ صرف سُنی سُنائی باتوں پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اللّٰھم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین۔

نمایاں کامیابی

(۱)۔ عزیزہ طیبہ مبارکہ سلمہا بنت مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بفضلہ تعالیٰ بھاگلپور یونیورسٹی سے B.Sc. کے امتحان میں میرٹ سکالرشپ حاصل کیا ہے۔ عزیزہ نے گزشتہ سال میٹرک کے امتحان میں بھی یہی امتیاز حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے اس خوشی میں مبلغ ۲۰/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ادارہ)

(۲):۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں کے طفیل خاکسار کو اکاؤنٹس سروس۔ ACCOUNTS SERVICE. کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچاس ۲۲ روپیہ ادا کرکے اس کامیابی کے ہر جہت سے موجب خیر و برکت ہونے اور اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین کی خدمت میں دُعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار۔ محمود عالم کلکتہ۔

قسط اوّل

عرب اور عالمِ اسلام میں سائنس کا احیاءٗ

از محترم ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب نوبل انعام یافتہ

"محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے اِس بیش قیمت تحقیقی مقالے کا اُردو ترجمہ جناب پروفیسر نسیم انصاری صاحب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی طرف سے ماہنامہ "تہذیب الاخلاق" علی گڑھ بابت ماہ جولائی ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا ہے۔ جسے معاصر مذکور کے شکریہ کے ساتھ افادۂ قارئین کے لئے باقساط درج ذیل کیا جاتا ہے۔" (ایڈیٹر)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

مَیں آج کی نشست میں بنیادی سائنس پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں خاص طور سے یہ التجا لے کر آیا ہوں کہ آپ سب عالمِ اسلام میں اور عرب کی سرزمینوں پر سائنس کی ایسی دولت مشترکہ بنائیں جہاں علم کے خزانے تیار کئے جاسکیں۔ مَیں اس راستے کا نقشہ پیش کرنا چاہتا ہوں جس پر چل کر ہم علمی دُنیا میں اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کر سکیں۔ لیکن اس موضوع پر گفتگو کرنے سے پہلے مَیں چند باتیں ذراتی طبیعات (PARTICLE PHYSICS) کے متعلق کہنا چاہتا ہوں جس سے میرا خصوصی تعلق رہا ہے۔

بنیادی قوتوں میں وحدت کا ظہور

ابھی بیس بائیس سال پہلے تک طبیعات کے عالموں کو یقین تھا کہ دُنیا میں چار بنیادی محرکات یا توانائیاں ہیں۔ انہیں ثقلی توانائی (GRAVITATIONAL ENERGY) برق مقناطیسی توانائی (ELECTROMAGNETIC ENERGY) اور دو طرح کی نیوکلیائی یعنی شدید و خفیف (STRONG AND WEAK FORMS OF NUCLEAR ENERGY) سے تعبیر کیا جاتا رہا ہے۔ یہ سب ہی جانتے ہیں کہ یہ چاروں توانائیاں ایک دوسرے میں تبدیل ہوسکتی ہیں۔ مثلاً ثقلی توانائی برق مقناطیسی توانائی میں تبدیل ہوسکتی ہے۔ جس کی ایک مثال پانی سے بننے والی بجلی ہے۔ شدید نیوکلیائی توانائی برق مقناطیسی توانائی میں تبدیل ہوسکتی ہے۔ جس کی مثال سورج کے قلب سے نکلی ہوئی برق مقناطیسی شعاعیں ہیں۔ تقریباً بیس سال ہوئے جب مَیں نے اور میرے ساتھیوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ خفیف نیوکلیائی اور برق مقناطیسی قوتوں کی ماہیت ایک ہے۔ اس کا مطلب صرف یہی نہیں تھا کہ یہ دونوں قوتیں ایک دوسرے میں تبدیل ہوسکتی ہیں۔ بلکہ بات تو اِس سے آگے کی تھی۔ ہماری رائے یہ تھی کہ ان دونوں قوتوں میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ اگر تجربہ گاہ میں مناسب حالات پیدا کئے جاسکیں تو ان کی وحدانیت جو عام طور سے پوشیدہ رہتی ہے عیاں کی جاسکتی ہے۔

ہمارے نظریہ کے صحیح ہونے کا پہلا اشارہ ۱۹۷۳ء میں ملا جب جنیوا کی عظیم یورپین نیوکلیر ریسرچ لیبوریٹری میں اس نظریہ کی بنیادی کڑی یعنی نیوٹرل کرنٹ (NEUTRAL CURRENT.) کے وجود کی شہادت تجربات سے ملی۔ اس کے بعد ۱۹۷۸ء میں امریکہ میں اسٹینفورڈ لینیر ایکسلیریٹر (STANFORD LINEAR ACCELERATOR) پر کئے گئے تجربات نے نہ صرف ہمارے نظریہ کی صداقت کا حتمی ثبوت فراہم کیا بلکہ اس کے دوسرے اہم و بنیادی پہلو کی تصدیق بھی کی۔ اِن تجربات سے ہماری یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی کہ برق مقناطیسی و خفیف نیوکلیائی قوتیں فی الحقیقت ایک ہیں۔ اور یہ کہ ان کے انضباط میں ایک اور چار ہزار کی نسبت ہوتی ہے۔ ان باتوں کی مزید تصدیق پروفیسر بارکو (BARKOV) کی سربراہی میں نووسی برسک (NOVOSIBIRSK.) میں کئے گئے تجربات سے بھی ہوئی۔ مَیں اِن دونوں اور دوسری بہت سی عظیم تجربہ گاہوں کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرنا چاہتا ہوں جہاں یہ ثابت کر دیا گیا کہ خفیف نیوکلیائی قوت اور برق مقناطیسی توانائی کی حقیقت ایک ہے۔

آگے کا مرحلہ یہ دیکھنا ہے کہ تیسری یعنی شدید نیوکلیائی قوت بھی اس وحدت کا ایک حصّہ ہے۔ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ہم نے اس نظریہ کو پیش کیا ہے اور ساتھ ہی کچھ ایسے تجربات بھی تجویز کئے ہیں جن سے اس نظریہ کی تصدیق ہوسکے۔ یہ تجربات امریکہ، یورپ اور ہندوستان میں شروع ہو چکے ہیں۔ اگر ان تجربوں سے مثبت نتائج برآمد ہوئے تو انشاء اللہ چند برسوں میں ہم یہ ثابت کر دیں گے کہ ہر قسم کی نیوکلیائی قوت (اور صرف خفیف نیوکلیائی قوت ہی نہیں) بعینہٖ برقی قوت ہے جو ایک ایٹم کو گرفت میں رکھے رہتی ہے۔

اس کے بعد آخری مرحلہ یہ رہ جائے گا کہ ثقلی، برق مقناطیسی اور نیوکلیائی قوتوں کی وحدانیت بھی ثابت کی جاسکے۔ اس نظریہ وحدت کا نقطۂ عروج یہ ہوگا کہ وہ قوت جو چاند کو اپنے دائرۂ گردش میں رکھتی ہے اور جس کی وجہ سے سیب زمین پر گرتا ہے یعنی کشش ثقل اس وحدانیت کا ایک جزو ہے جس کے اجزاء نیوکلیائی اور برق مقناطیسی قوتیں ہیں۔ آج یہ بات ناممکنات میں شمار کی جاتی ہے۔ لیکن ہمیں کامل یقین ہے کہ یہ بھی صحیح ثابت ہوگی۔ اِس نظریہ کو جس کا اشارہ آئن سٹائن (EINSTEIN) کے یہاں ملتا ہے صحیح طور پر پیش کرنے اور اس کے لئے ثبوت حاصل کرنے میں شاید ابھی پچاس سال اور لگ جائیں۔ کتنا جی چاہتا ہے کہ اس مسئلہ کے حل کا سہرا عالمِ اسلام کے کسی جواں سال اور جواں فکر ماہرِ طبیعات کے سر بندھے۔ فطرت کی بظاہر غیر متعلق قوتوں کے درمیان وحدانیت کی تلاش سائنس دانوں کا مسلک ہے اور میرے لئے مسلمان ہونے کے ناطے جزوِ ایمان۔ اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے توفیق عطا فرمائی اور اس کی قدرت کے راز اس طرح آشکار ہوئے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ (سورۃ الجمعہ/۵)

(یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔)

۱۹۷۹ء میں تقسیم انعام کے موقع پر مجھ سے کہا گیا تھا کہ مَیں طبیعات میں انعام یافتہ سائنس دانوں کی طرف سے اعلیٰ حضرت شاہ سویڈن کی طرف سے دیئے ہوئے خطبہ کا جواب دوں جو انہوں نے ازراہِ کرم اس دعوت میں دیا تھا۔ اپنی اس تقریر کے چند اقتباسات پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کیوں کہ ان میں میرے [illegible] یقین کیطرف اشارہ ہے جو مجھے فطرت کی وحدانیت و یکتائیت پر ہے۔

"علم الطبیعات نوعِ انسانی کی مشترکہ میراث ہے۔ مشرق و مغرب، شمال و جنوب کے رہنے والوں نے اس کے فروغ میں برابر کا حصّہ لیا ہے۔ اِسلام کی مقدس کتاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۔ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۔ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۔

(تو خدا کی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا۔ سو تو پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے۔ کہیں تجھ کو کوئی خلل نظر آتا ہے۔ پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ۔ نگاہ خیرہ اور درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آوے گی) (سورۃ الملک/۳-۴)

غور دیکھئے تو یہی تمام ماہر طبیعات کا مذہب ہے۔ اِسی سے ہمارے دلوں میں گرمی ہے اور یہی ہے جس سے ہم متحرک ہیں۔ جتنا ہی گہرائی میں جاتے ہیں اتنا ہی ہمارے لئے حیرت کا سامان ہے۔ ہم جتنی ہی گہری نگاہ ڈالتے ہیں، اتنا ہی ہماری آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں۔

مَیں یہ باتیں صرف ان لوگوں کے لئے نہیں کہہ رہا ہوں جو آج یہاں موجود ہیں۔ میرا خطاب تیسری دُنیا کے ان احساسِ شکست کے ماروں سے بھی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ سائنس کی دوڑ میں وہ صرف اس لئے پیچھے رہ گئے کہ ان کو نہ تو مواقع آئے اور نہ ساز و سامان۔"

سائنس۔ انسانیت کی مشترکہ میراث

مَیں نے اس نوبل لکچر میں ایک واقعہ بیان کیا تھا جس کا مقصد یہ بتانا تھا کہ تہذیب و تمدن کی تاریخ کی طرح سائنسی انکشافات کی تاریخ میں بھی ادوار آیا کرتے ہیں۔ مَیں نے آج سے تقریباً سات سو سال پرانا قصّہ سُنایا تھا کہ کس طرح اسکاٹ لینڈ کا ایک نوجوان مائیکل (MICHAEL) اپنے وطن سے یہ ارادہ کر کے اسپین گیا کہ طلیطلہ (TOLEDO) اور غرناطہ کی عرب یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرے اور وہیں روزگار تلاش کرے۔ ۱۲۱۷ء میں وہ طلیطلہ (TOLEDO) پہونچا۔ جہاں اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ لاطینی یورپ کو یونانی فلسفے سے متعارف کرائے۔ اسے یونانی زبان

سے واقفیت نہیں تھی اور وہ صرف ان عربی کتابوں ہی سے جو اس وقت اسپین میں پڑھائی جاتی تھیں لاطینی زبان میں ترجمہ کر سکتا تھا۔ طلیطلہ سے مائیکل صقلیہ (SICILY) پہونچا اور شہنشاہ فریڈرک دوم کے دربار میں حاضر ہوا۔ وہ سالیرنو (SALERNO) کے طبیہ کالج بھی گیا۔ جس کے قیام کی اجازت فریڈرک نے ۱۲۳۱ء میں دی تھی۔ یہاں اس کی ملاقات ڈنمارک کے طبیب (HENRIK HARPESTRAENG) سے ہوئی جو بعد میں شاہ ایرک چہارم والڈیمارسن (KING ERIC IV WALDEMARSON) کے دربار کا طبیب بنا۔ ہنڈرک ڈنمارک سے سالیرنو (SALERNO) اسی لئے آیا تھا کہ وہ فصد کھولنے اور سرجری کے فن پر اپنی وہ ضخیم کتاب تصنیف کرے جو سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ کہنے کی بات یہ ہے کہ اس کے ذرائع معلومات عالم اسلامی کے مشہور اطباء الرازی اور ابن سینا کی تصانیف تھیں جن کا ترجمہ صرف اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا مائیکل ہی کر سکتا تھا۔

مغرب نے سائنس کا پہلا سبق طلیطلہ (TOLEDO) اور سالیرنو (SALERNO) میں پڑھا۔ اس نے اپنی درس گاہوں میں علم کی نئی شمعیں ان قندیلوں سے جلائیں جو عالم اسلام میں صدیوں سے روشن تھیں۔

سائنسی انکشافات کی تاریخ میں جو مختلف ادوار آئے ہیں ان کی تھوڑی اور وضاحت شاید بے محل نہ ہو۔ جارج سارٹن (GEORGE SARTON) نے اپنی شہرہ آفاق پانچ جلدوں پر مشتمل تاریخ سائنس میں سائنسی کارناموں کی تاریخ کو نصف صدی کی اکائیوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور ہر نصف صدی کے کارناموں کو ایک مرکزی شخصیت سے منسوب کیا ہے۔ چنانچہ ۴۵۰ ق م لغایت ۴۰۰ ق م کو وہ افلاطون کا زمانہ کہتا ہے۔ اس کے بعد کی نصف صدیوں کو ارسطو، اقلیدس، آرشمیڈیس وغیرہ سے علی الترتیب منسوب کیا گیا ہے۔ ۶۰۰ء لغایت ۷۰۰ء چینی علماء ہیون سانگ اور آئی چنگ کا زمانہ ہے۔ اس کے بعد ۷۵۰ء سے ۱۱۰۰ء تک یعنی ساڑھے تین سو سال کا مسلسل زمانہ جابر، خوارزمی، رازی، مسعودی، ابوالوفاء، البیرونی اور بوعلی سینا، ابن ہیثم اور عمر خیام یعنی عرب، ترک، افغان اور اہل ایران کا زمانہ ہے۔ ان سب کا تعلق عالم اسلام سے تھا۔ اس کہانی میں ۱۱۰۰ء کے بعد پہلی بار یورپی علماء جیسے Roger Bacon اور ...... کا نام آتا ہے ...... of Cremona.

لیکن اس اعزاز میں بھی ابن رشد، نصیر الدین طوسی اور ابن نفیس برابر کے شریک ہیں۔ یہ وہی ابن نفیس ہیں جنہوں نے ہاروے (HARVEY) سے کئی سو برس قبل دوران خون کا نظریہ دیا تھا۔

البتہ ۱۳۵۰ء کے بعد سے دنیائے اسلام سائنس کی اس دوڑ میں عام طور سے پیچھے رہ جاتی ہے بجز ان ایک آدھ درخشاں ستاروں کے جو کبھی کبھی نظر آ جاتے ہیں۔ جیسے ۱۴۳۷ء میں تیمور کے پوتے الغ بیگ کا دربار جہاں خود امیر الغ بیگ دوسرے علماء کے ساتھ علم الہیئت پر سرگرم مناظرہ اور تحقیق میں ڈوبا دکھائی دیتا ہے۔ یا ۱۷۲۰ء میں مغل دربار میں (راجہ جے سنگھ کی طرف سے) زیچ محمد شاہی کی تیاری جس میں یورپ کے مستند جدول کی ۲ ڈگری زاویہ کی حد تک تصحیح کی گئی۔ لیکن باوجود ان کا اکا دکا کارناموں کے سائنسی جستجو و تحقیق کا جذبہ سرد اور اس کی طرف عام رجحان کمزور پڑ چکا تھا۔ اور اس سے بہت پہلے سے ہی روایت پرستی اور جمود کی کیفیت طاری ہو چکی تھی۔

اب ہم بیسویں صدی میں پہنچے ہیں جب وہ سفر جس کی ابتداء اسکاٹ لینڈ کے مائیکل نے کی تھی، ختم ہوتا ہے۔ اب علم کی پیاس بجھنے کے سامان کہیں اور ہیں اور آج یہ عالم اسلام و دنیائے عرب ہے جو مغرب کے علم و ہنر و سائنسی تخلیق کے اشاروں کی محتاج ہے۔

آج سے گیارہ سو سال قبل الکندی نے لکھا تھا "ہم لوگوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ سچ کو تسلیم کرنے میں شرم محسوس کریں۔ بلکہ اسے تو بلا امتیاز ماخذ شوق سے قبول کرنا چاہیئے۔ جو تلاش حق میں سرگرداں ہیں ان کے لئے صداقت سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں۔ سچ اپنے متلاشی کو کبھی سبک سر نہیں ہونے دیتا اور نہ ہی اسے کم رتبہ بناتا ہے۔ الکندی نے ٹھیک ہی کہا تھا "سچ تو سچ ہی رہنا ہے چاہے جہاں سے آشکار ہو"۔ میں آپ کو کیسے سمجھاؤں کہ فطرت کے بھید کھولنے کی آرزو انسان کا مقدر ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

آیئے میں آپ کو سائنسی تاریخ میں بشری برتری کی ایک جھلک دکھاؤں۔ ۱۹۶۷ء میں طبیعات کا نوبل پرائز پانے والے سائنسدان ہنس بیتھے (HANS BETHE) کا قصہ ہے۔ جس روز انہوں نے کاربن کا وہ سلسلہ دریافت کیا جس میں ستاروں میں پیدا ہونے والی زبردست توانائی کا راز پوشیدہ تھا اس دن وہ اپنی بیوی روز بیتھے (ROSE BETHE) کے ساتھ میکسیکو کے صحرا میں کسی جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ صحرائی رات میں روز نے چمکتے ہوئے ستاروں کو دیکھ کر بے اختیار کہا کہ دیکھو یہ تارے کیسے جگمگا رہے ہیں۔ بیتھے نے جواب دیا "کیا تم جانتی ہو کہ جس آدمی سے کھڑی تم باتیں کر رہی ہو وہ اس دنیا کا واحد انسان ہے جسے یہ معلوم ہے کہ ستارے کیوں چمکتے ہیں"۔

اسلامی دنیا میں سائنس کا زوال

لیکن آخر ہم جن کا تعلق عالم اسلام سے ہے وہ اس دوڑ میں کیوں پیچھے رہ گئے۔ کسی کو ٹھیک سے اس کا جواب معلوم نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ بہت سی خارجی وجوہات بھی تھیں جیسے منگولوں کی لائی ہوئی تباہ کاری۔ لیکن غالباً یہ تباہی محض ایک عارضی رکاوٹ تھی چنگیز کے ساٹھ برس بعد اس کے پوتے ہلاکو نے مراغہ (MARAGHA) میں ایک رصدگاہ بنوائی۔ میرے خیال میں دنیائے سائنس کے رخصت ہونے میں داخلی وجوہات کارفرما تھیں۔ میں آج ان کا جائزہ نہیں لوں گا۔ لیکن ابن خلدون کی تحریر سے ایک اقتباس ضرور پیش کروں گا۔ جس سے مسلمانوں کے تغافل کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ابن خلدون کا شمار تاریخ و تمدن کے ممتاز ماہروں میں ہوتا ہے اور وہ یقیناً عظیم ترین دانشوروں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے اسکاٹ لینڈ کے مائیکل اور ڈنمارک کے ہنڈرک کی تلاش علم میں سرزمین اسلام کی یاترا کے ایک سو ستر برس بعد اپنی تصنیف "مقدمہ" میں لکھا۔

"ہم نے حال میں سنا ہے کہ فرنگیوں کے ملک، بحر روم کے شمالی ساحل کے علاقوں میں طبیعاتی فلسفہ کا بڑا چرچا ہے۔ اس کی تعلیم مختلف درجوں میں بار بار دی جاتی ہے اور ان علوم کی تشریح مفصل کی جاتی ہے۔ انکے جاننے والے بہت ہیں اور طلباء کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ان علوم سے ہماری مذہبی معلومات میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ان سے دور ہی رہنا بہتر ہے"۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے۔ ابن خلدون کو کوئی تجسس نہیں ہوا۔ بس ایک بے رخی کی کیفیت تھی جو کھلی ہوئی مخالفت سے زیادہ مختلف نہیں تھی۔ اس بے رخی کا لازمی نتیجہ علمی دنیا سے علیحدگی تھا۔ الکندی کی روایت کہ "علم جہاں سے ملے حاصل کیا جائے" بھلا دی گئی۔ اس سے پانچ سو برس قبل مسلمانوں کے علم کے شوق کا عالم یہ تھا کہ وہ علم کی تلاش میں یونانی اور نصرانی چشموں سے فیضیاب ہونے کے لئے جندی شاپور (JUNDI SHAPUR) اور حران (HARRAN) پہونچے تھے۔ جہاں یونانی اور شامی کتابوں کے ترجمے کئے گئے۔ انہوں نے بغداد، قاہرہ اور دوسرے شہروں میں اعلیٰ درجہ کی بین الاقوامی درس گاہیں بنوائیں جنہیں بیت الحکمۃ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے بین الاقوامی شہرت کی تجربہ گاہیں بھی بنوائیں تھیں جنہیں شمسیہ کہا جاتا تھا اور جہاں ساری دنیا کے سائنس دان اکٹھا ہوتے تھے اور فیض اٹھاتے تھے۔ اب ان سب کی شروعات مغرب میں ہو چکی تھیں۔ طلیطلہ (TOLEDO) اور سالیرنو (SALERNO) کے اداروں میں اس زمانہ کی سائنس کی زبان عربی سے کئے گئے ترجمے اس کی بنیاد تھے۔ لیکن ہمارے ملکوں میں اس قسم کی کوئی تحریک باقی نہ رہی۔ ہم لوگ بالکل بے تعلق ہو گئے اور سب ہی جانتے ہیں کہ سائنس میں بے تعلقی کے معنی ہیں ذہنی موت۔

منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل قائدین مجالس کی اکتوبر ۱۹۸۵ء تک کیلئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اہم مجلسی ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جن مجالس سے ابھی تک قائدین کے انتخاب کی رپورٹیں بغرض منظوری دفتر مرکزیہ میں موصول نہیں ہوئیں ان کے صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ رپورٹ انتخاب ضابطہ کی تکمیل کے بعد جلد دفتر ہذا کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

۱۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد (اے پی)
۲۔ " مشتاق احمد صاحب ڈار " " " شملہ (ہماچل پردیش)
۳۔ " حفیظ الدین صاحب غوری " " " شاد نگر (اے پی)
۴۔ " عبدالرحمٰن صاحب انور " " " ناصر آباد (کشمیر)
۵۔ " منیر احمد شاہ صاحب " " " میتواڑ (کشمیر)

منقولات

"پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ یا نظامِ مولوی؟"

"جماعتِ احمدیہ کس دور سے گزر رہی ہے؟"

حیدرآباد سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار "آندھرا جرنل" نے اپنی کئی اشاعتوں میں جماعت احمدیہ سے متعلق جرأت مندانہ قدم اٹھاتے ہوئے پاکستان کے غیر منصفانہ فیصلہ پر احتجاج کیا ہے۔ اس ضمن میں اخبار کے چیف ایڈیٹر جناب رفیق سلطان قریشی کے اداریے بعنوان "فرقہ احمدیہ کا سرسری تعارف" اور "اسلام میں جبر نہیں، احمدیوں پہ ظلم کیوں؟" خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان اداریوں کے علاوہ معاصر مذکور نے "حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا بیس ہزار روپے کا انعام علماء کو" "حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی پرجلال پیشگوئی" "عقائد احمدیت" محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا مضمون شرعی عدالت پاکستان کے فیصلہ کے خلاف احتجاج" اور "احمدیوں پر ظلم کی انتہا" کے عنوانات کے تحت تفصیلی مضامین بھی شائع کئے ہیں ۲۸؍دسمبر ۱۹۸۴ء کے شمارہ میں عنوانِ بالا کے تحت جو ایڈیٹوریل نوٹ شائع ہوا ہے وہ قارئین بدر کے افادہ و ازدیاد علم کی غرض سے درج کیا جاتا ہے۔

(حمید الدین شمس مبلغ آندھرا پردیش)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعٰلمین بنا کر مبعوث کیا۔ اور آپ کی رحمت قیامت تک ممتد ہے۔ آپ کی رحمت عالم انسانیت تک ہی محدود نہیں بلکہ چرند و پرند عالم حیوانات و عالم جمادات، و عالم نباتات یہاں تک کہ عالم ملکوت پر بھی آپ ہی کی رحمت کارفرما ہے۔ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ کا مطالعہ کیجئے آپ بآسانی اس دعوے کی دلیل تک پہنچ جائیں گے۔ صبح و شام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے لگیں گے۔

ع۔ "محمدؐ ہست برہان محمدؐ"

آپ صرف اپنوں کے لئے نہیں دشمنوں کے لئے بھی رحمت تھے فتح مکہ اس کی عظیم الشان مثال ہے۔ غیر مسلموں کے لئے رحمت تھے تاریخ شاہد ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ گزر رہا تھا۔ تو آپ اُس کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ نجران کے عیسائی مسجد نبویؐ میں حضورؐ سے تبادلہ خیال کر رہے ہیں کہ ان کی نماز کا وقت آ جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا اس مسجد میں ہی آپ اپنے طریق پر عبادت بجا لائیں ہمارے پیارے آقا (فداہ ابی و امی) غیر مسلموں کو مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں لیکن کیا ہو گیا ہے جنرل ضیاء الحق کو جو اعلان تو نظام مصطفیٰ کا کر رہا ہے اور احمدیہ جماعت کی مساجد کو منہدم کر رہا ہے۔ اور احمدیہ جماعت سے قرآن [illegible] کو ضبط کر رہا ہے اذان دینے کی اجازت نہیں۔ اور [illegible] الحق ایک اور جہاد میں مصروف ہیں کہ جماعت احمدیہ کی مساجد سے کلمہ طیبہ مٹایا جا رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اتنی جرأت اور [illegible] کہ خدا اور اس کے رسول کے نام کو [illegible] ایسا جہاد صرف ضیاء الحق کر [illegible] ہو۔ نظام مصطفیٰ کے نام اتنی اندھیر [illegible] پاکستان میں عیسائی تبلیغ کر سکتے ہیں ہندو تبلیغ کر سکتے ہیں۔ سکھ تبلیغ کر سکتے ہیں اگر تبلیغ نہیں کر سکتے تو صرف جماعت احمدیہ کیونکہ ضیاء الحق کی شرعی عدالت نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیدیا ہے۔

واہ رے جوش جہالت! کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

کیسے خیر تھی کہ بے کر چراغِ مصطفیٰؐ
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی نار بولہبی

یہ نظام مولوی ہے جو پاکستان میں جاری ہے اور یہ علماء وہ ہیں جن کے متعلق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اُن کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوقات میں سے ہوں گے اور اُن سے فتنے اٹھیں گے۔

معزز قارئین! کیا یہ کم فتنہ ہے کہ کسی کلمہ گو جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج کر دینے کا فتویٰ ٹھونس دیا جائے اور ان علماء نے ہمیشہ ہی بزرگان سلف پر فتوے لگائے ہیں تاریخ اسلام کی ورق گردانی کیجئے یہ کوئی ان کا نیا دھندا نہیں۔ حضرت علیؓ کو مرتد اور کافر کہنے والے بعض اب تک موجود ہیں جنہیں خوارج کہا جاتا ہے۔ حضرت امام حسینؓ کو قتل کرنے کے لئے یزید پلید نے ابو شریح سے ہی فتویٰ لیا تھا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کو زندیق اور کافر ان علماء نے ہی کہا تھا آخر کار قید خانہ میں زہر دیا گیا۔

حضرت امام حنبلؒ کو ۲۸ ماہ قید میں رکھا گیا حضرت امام [illegible] وطن سے نکالے گئے حضرت امام غزالیؒ کی کتابوں کو ان علماء نے ہی جلایا اور اُن پر لعنت کرنے کو ثواب [illegible] سمجھا گیا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور جہانگیر کی مدد سے قلعہ گوالیار میں قید کئے گئے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی پر بدعت دگرہی کا الزام لگایا اور حضرت سید احمد بریلوی پر [illegible] کے متعلق آج تک دیوبندی فتوے دے رہے ہیں۔ قصہ طولانی ہے۔ ایک سفینہ چاہیئے بحرِ بے کراں کے لئے۔

الغرض مذکورہ بالا جن بزرگوں کے متعلق علماء نے فتوے دیئے یہ لوگ علماء ربانی تھے اور فتوے دینے والے علماء سو تھے۔ اور آج ان ہی علماء کی حکومت پاکستان میں چل رہی ہے جو اسلام کے نام پر خون کر رہے ہیں۔ اور احمدیوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ کھڑے کئے جا رہے ہیں۔ لیکن قربان جاؤں اپنے آقاء و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی خدمت میں ایک ایسا ہی مسئلہ ایک لونڈی کے بارہ میں پیش ہوا کہ وہ مومنہ ہے کہ مشرکہ حضورؐ نے لونڈی سے دریافت فرمایا کہ خدا کہاں ہے۔ لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اس پر خاتم النبیین صلعم نے ارشاد فرمایا۔

"مومنۃ و رب الکعبۃ" کہ رب کعبہ کی قسم یہ مومنہ ہے۔

(الیواقیت والجواہر ص ۲۴)

یہ تھا وہ عظیم الشان فیصلہ جو مومنہ کے بارہ میں فرمایا لیکن آج یہ علماء پاکستان میں احمدیہ جماعت کے گھروں سے مسجدوں سے کلمہ طیبہ مٹا رہے ہیں ان علماء کے بارہ میں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

او جانے بیری دین و ایمان اور تو
دیکھ اپنی کہانیاں جن سے ٹپکتا ہے لہو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف بیان فرمائی ہے کہ جو شخص ہماری طرح نماز ادا کرے ہمارے قبلہ رخ ہو کر عبادت بجا لائے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کے اللہ اور اس کے رسولؐ کی امان ہے پس اللہ کی امان کے ذمہ کو مت توڑو۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

اور آج جماعت احمدیہ پر جھوٹ، اور من گھڑت باتیں منسوب کی جا رہی ہیں۔ اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو استعمال کر کے دو دو پیسے کے مولوی جو جماعت احمدیہ کے بانی کی طرف غلط باتیں منسوب کریں۔ لیکن یہ ظلم کی انتہا نہیں کہ احمدیوں کو جواب کا موقعہ نہیں دیا جا رہا۔ کیا یہی شرافت ہے آج شرافت کا جنازہ نکالا جا رہا ہے حالانکہ جماعت احمدیہ کا کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پر نہ صرف ایمان ہے۔ بلکہ ان پانچوں ارکان اسلام پر دوسروں کی نسبت سختی سے عامل ہیں۔ میں مسلمانوں کی ضمیر کو بیدار کرنا چاہتا ہوں کہ اس گمراہ کن نظامِ مولوی جس کا اجراء پاکستان میں ہو رہا ہے بیزارگی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ تاکہ یہ لوگ مزید اسلام کو نقصان نہ پہنچائیں۔ اور ایک ایسی جماعت کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے جو آج ساری دنیا میں ہزاروں مساجد بنا چکی ہے۔ درجنوں زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کروا چکی ہے اور دن رات اسلام کی تبلیغ کرنے میں سرگرم عمل ہے یہ مخالفین اسلام کی صراحت سے [illegible] ہے جس کو سمجھنا چاہیئے اس کی تاریخ کہیں امریکہ سے تو نہیں ملائی گئی نہیں کیونکہ احمدیوں کے مبلغین امریکہ اور افریقہ میں لاکھوں عیسائیوں کو مسلمان بنا رہے ہیں جن کے پیش نظر عیسائی دنیا میں زلزلہ آ چکا ہے عیسائی پادری احمدی مبلغین کے سامنے گھٹنے ٹیک چکے ہیں اور آج مسلم ممالک کو اُس جماعت کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔

جنرل ضیاء الحق ہوش کرو۔ ہوش کرو اور دین مصطفیٰؐ کو بدنام نہ کرو۔ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو سب کے لئے رحمت ہے۔ لہٰذا نظام مولوی کے جنگل سے نکلو ورنہ یہ تمہیں تباہ کر دیگا۔ اور اسلامی تعلیمات کو اپناؤ اور ہر ایک سے مساوات کا سلوک کرو جو اسلام کا امتیاز ہے۔ ٭٭٭

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ آئندہ اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ جب بھی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطوط لکھیں تو اپنا مکمل ایڈریس لکھا کریں چونکہ جوابات امیر مقامی کی معرفت آتے ہیں لہٰذا ایڈریس نہ ہونے کی صورت میں بعض خطوط میں دشواری ہوتی ہے امید ہے اس امر کا خیال رہے گا۔

امیر جماعت احمدیہ
قادیان

پروگرام دورہ انسپکٹران نظارت بیت المال آمد

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار، یوپی، راجستھان اور بنگال، اڑیسہ، ایم پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت ہذا کے انسپکٹران درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ سال ۸۶-۱۹۸۵ء دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام و معلمین کرام سے انسپکٹر صاحبان کے ساتھ کماحقہ تعاون کی درخواست ہے متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	—	—	۴ ۲/۸۵	کماسٹہ	۱۰ ۳/۸۵	۱	۱۱ ۳/۸۵
رانچی سملیہ	۶ ۲/۸۵	۲	۸	بھانسی چرگاؤں	۱۱	۱	۱۲
بھاگلپور	۸	۲	۱۰	راٹھ	۱۲	۱	۱۳
برہ پورہ	۱۰	۱	۱۱	سکلہ مودھا	۱۳	۱	۱۴
خانپور ملکی بلہر	۱۱	۲	۱۳	کانپور	۱۴	۱	۱۵
بلاتی	۱۳	۱	۱۴	فتح پور ہوا دھن سنگھ پور	۱۵	۱	۱۶
مونگھیر	۱۴	۱	۱۵				
بھاگلپور	۱۵	۱	۱۶	سمور	۱۶	۱	۱۷
پاکوڑ	۱۶	۱	۱۷	کانپور	۱۷	۱	۱۸
بھاگلپور	۱۷	۱	۱۸	فیض آباد	۱۸	۱	۱۹
مظفرپور	۱۸	۱	۱۹	گونڈہ	۱۹	۱	۲۰
موتی ہاری	۱۹	۱	۲۰	لکھنؤ	۲۰	۲	۲۲
بھرت پورہ سیوان	۲۰	۱	۲۱	شاہجہانپور و مضافات	۲۲	۳	۲۵
پٹنہ	۲۱	۲	۲۳				
اردل	۲۳	۱	۲۴	بریلی	۲۵	۱	۲۶
گیا	۲۴	۱	۲۵	امروہہ	۲۶	۲	۲۸
آرہ	۲۵	۱	۲۶	سردار نگر	۲۸	۱	۲۹
بنارس	۲۶	۱	۲۷	ہاپوڑ دہلی	۲۹	۴	۲ ۴/۸۵
کانپور	۲۸	۲	۲ ۳/۸۵				
مین پوری جھوکاؤں	۲ ۳/۸۵	۱	۳	میرٹھ	۲ ۴/۸۵	۱	۳
ساندھن	۳	۱	۴	دہلی	۳	۱	۴
صالح نگر	۴	۲	۶	قادیان	۵	—	—
جنے پور	۶	۱	۷				
کشن گڑھ	۷	۱	۸				
ادو سے پور	۸	۲	۱۰				

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	—	—	۱۱ ۲/۸۵	لسنہ پردہ	۸ ۴/۸۵	۱	۹ ۴/۸۵
کلکتہ	۱۳ ۲/۸۵	۱۰	۲۳	کٹک	۹	۴	۱۳
برنیشہ	۲۳	۱	۲۴	سونگھڑہ	۱۳	۴	۱۷
بنگلہ ہرتلہ	۲۴	۲	۲۶	کیندراپاڑا	۱۷	۱	۱۸
موہن پور	۲۶	۱	۲۷	پارادیپ	۱۸	۱	۱۹
ڈائمنڈ ہربر	۲۷	۱	۲۸	سرونیا گاؤں	۱۹	۱	۲۰
[illegible]	۲۸	۱	۱ ۳/۸۵	کٹک	۲۰	۲	۲۲
[illegible]	۱	۱	۲	کرڈاپلی	۲۲	۳	۲۵
کلکتہ	۲	۲	۴	پنکال	۲۵	۳	۲۸
[illegible]	۴	۱	۵	کوشیلہ	۲۸	۱	۲۹
[illegible]	۵	۱	۶	ادکھ پٹنہ	۲۹	۱	۳۰

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
تالگرام	۶ ۳/۸۵	۱	۷ ۳/۸۵	تالبرکوٹ	۲۰ ۴/۸۵	۱	۱ ۵/۸۵
گانتلہ	۷	۱	۸	غنچہ پاڑہ	۱ ۵/۸۵	۱	۲
ہن ڈنگا	۸	۱	۹	جیودوار	۲	۱	۳
ہرٹی ہرٹی بھگوان گولہ	۹	۱	۱۰	کٹک	۳	۲	۵
پولیا	۱۰	۱	۱۱	بھوبنیشور	۵	۳	۸
کیتھا رندرپور	۱۱	۱	۱۲	خوردہ کیرنگ	۸	۶	۱۴
امام نگر	۱۲	۱	۱۳	شرہ گانگ	۱۴	۱	۱۵
منی گرام	۱۳	۱	۱۴	مانیکا گوڑا	۱۵	۱	۱۶
کلکتہ	۱۴	۲	۱۶	نیا گڑھ	۱۶	۱	۱۷
بتھاری	۱۶	۱	۱۷	بھوبنیشور	۱۷	۱	۱۸
کلکتہ	۱۷	۳	۲۰	نیاپالی	۱۸	۱	۱۹
کھڑکپور	۲۰	۱	۲۱	کوراپیٹ	۲۰	۲	۲۲
موسی بنی مائنز	۲۱	۶	۲۷	کیٹاک	۲۳	۲	۲۵
مہو بھنڈار	۲۷	۱	۲۸	بھدرک تاراکوٹ	۲۵	۳	۲۸
جمشید پور	۲۸	۳	۱ ۴/۸۵	سورو ہلدی پدا	۲۸	۳	۳۱
روڑکیلہ	۲ ۴/۸۵	۳	۵	کلکتہ	۱ ۶/۸۵	۵	۶ ۶/۸۵
سمڈگا	۵	۱	۶	قادیان	۸ ۶/۸۵	—	—
سمبلپور	۶	۲	۸				

جلسہ ہائے سیرت النبی صلعم

● محترمہ خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیموگہ اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۱۴/۱۲/۸۴ کو محترم عبدالعمد صاحب مرحوم کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن پاک محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ نے ترجمہ کے ساتھ کی۔ عہد نامہ دہرایا گیا خاکسار نے حمد و نعت پڑھی محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اور محترمہ حافظہ بیگم صاحبہ نے سیرت نبوی کے چند واقعات پڑھ کر سنائے بعدہ ایک نظم پڑھی گئی۔ محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ، محترمہ افضل النساء صاحبہ، محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ خاکسار خورشید بیگم اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں سلام پڑھا گیا دعا کے بعد یہ بابرکت تقریب ۷ بجے ختم ہوئی۔ صاحب خانہ نے حاضرات کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی۔

● محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سورب رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۵ ربیع الاول کو جلسہ سیرت النبی محترمہ رحمت النساء صاحبہ کے مکان پر منعقد کیا گیا۔ محترمہ امت بی صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ ریحانہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار عابدہ بیگم اور محترمہ نجم النساء صاحبہ نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے آنحضرت صلعم کی پاکیزہ اخلاق و عادات کے بارے میں آیات پڑھ کر سنائے۔ دعا اور سلام درود کے بعد جلسہ سیرت النبی برخاست ہوا جلسہ میں غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی۔

● محترمہ زاہدہ فرحت صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کیرنگ لکھتی ہیں کہ مسجد احمدیہ کے صحن میں مورخہ ۸/۱۲/۸۴ کی شام کو محترم صدر لجنہ جمیلہ بیگم صاحبہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت امۃ النعیم نے کی۔ عزیزہ ناصرہ بشریٰ، عزیزہ فائقہ بیگم، شاہدہ بانو، آنسہ بانو اور رحمت بی بی نے نظمیں پڑھیں اور مبشرہ بیگم، رضیہ سہیلا، امۃ القیوم، امۃ الحفیظ امۃ العزیز، عطرۃ النساء، خاکسار زاہدہ فرحت، امۃ الرحیم، امۃ الحئی، زبیدہ بی بی ماجدہ بی بی اور حذیفہ بیگم اور محترمہ صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد رات ۱۰ بجے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

● محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۹/۱۲/۸۴ کو ٹھیک ۳۰-۴ بجے بمقام دارالفضل زیر صدارت محترمہ اقبال النساء صاحبہ جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا کارروائی کا آغاز محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ نے عہد دہرایا مکرمہ یاسمین سمیع اللہ صاحبہ نے چند احادیث سنائیں اس کے بعد خاکسار نے نظم پڑھی محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ، محترمہ ساجدہ بشارت صاحبہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ، محترمہ منہاج بیگم صاحبہ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ اور محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ محترمہ معراج بیگم صاحبہ، محترمہ فضل النساء صاحبہ، عزیزہ عائشہ صدیقہ اور عزیزہ نبیلہ سلطانہ نے نظمیں پڑھیں دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

نتیجہ امتحان دینی نصاب جماعتہائے احمدیہ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے دینی نصاب کے امتحان میں کتاب "کشتی نوح" تصنیف لطیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رکھی گئی تھی۔ اس امتحان میں جن احباب اور مستورات نے کامیابی حاصل کی ان کے اسماء حاصل کردہ نمبرات کی تفصیل کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان کے علم و ایمان میں ترقی عطا فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان

نام — حاصل کردہ نمبر

مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت فتح محمد صاحب گجراتی ۷۴ اول
مکرمہ راشدہ پروین مرزا بنت مرزا ظہیر الدین صاحب ۴۷ دوم
مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحق صاحب ۴۷
مکرمہ ثریا بانو صاحبہ اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب ۴۲
مکرمہ مظفر محسنہ صاحبہ بنت ماسٹر محمد الیاس صاحب ۵۳
مکرمہ امۃ المؤمن صاحبہ اہلیہ محمد یعقوب صاحب ۵۹
مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ر چوہدری عزیز احمد صاحب ۶۸ دوم
مکرمہ افتخار محمودہ صاحبہ بنت محمد الیاس صاحب ۵۴

جماعت احمدیہ رسول پور سونگھڑہ

مکرمہ سیدہ امۃ الاعلیٰ عمر بنت مکرم سید فضل عمر صاحب ۴۳
مکرمہ سیدہ امۃ الشافی عمر " " " " ۴۰
مکرمہ سیدہ امۃ الباسط عمر " " " " ۳۶
مکرمہ امۃ العزیز راشدہ اہلیہ سید فضل نعیم صاحب ۴۴

جماعت احمدیہ سکندر آباد

مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ۷۰ اول
مکرمہ اختر سلطانہ صاحبہ ۵۰
مکرمہ امۃ الکریم طاہر صاحبہ ۴۱
مکرمہ فرحت الہ دین صاحبہ ۵۷
مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب ۴۲

جماعت احمدیہ بھدرک

مکرمہ مطہرہ خاتون صاحبہ بنت محمد تبارک احمد صاحب ۴۴
مکرم مبارک احمد صاحب ولد محمد علی شاہ صاحب مرحوم ۳۵
مکرم طارق احمد صاحب ابن غلام محمد علی صاحب ۲۵
مکرم فیض احمد نعمان صاحب ۲۳
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مقصود احمد صاحب مرحوم ۴۶
مکرم محمد تبارک احمد صاحب ۴۲
مکرمہ ذکیہ خاتون صاحبہ ۴۸
مکرمہ مرکزہ خاتون صاحبہ بنت محمد تبارک احمد صاحب ۴۵
مکرمہ نفیسہ خاتون صاحبہ ۳۹
مکرم نعیم احمد صاحب ابن غلام محمد علی صاحب ۳۴

جماعت احمدیہ قادیان

مکرم رفیق احمد طارق صاحب ابن محمد شریف صاحب ۳۶
مکرم نذیر احمد مشتاق ابن گلزار احمد صاحب ۳۳
مکرم سفیر احمد شمیم صاحب ابن مولوی عبدالمطلب صاحب ۲۹
مکرم مظفر احمد صاحب ابن ابراہیم صاحب ۴۴
مکرم نسیم احمد طاہر ابن عبداللطیف صاحب ۳۸
مکرم منور احمد صاحب مبشر ابن عبدالستار صاحب ۳۸
مکرم محمد اسماعیل صاحب طاہر ابن غلام رسول صاحب ۲۶
مکرم ایوب علی خان صاحب ابن ابراہیم صاحب ۳۸

مکرم جاوید احمد صاحب احمر ابن عبدالمنان صاحب ۲۳
مکرم محمد نذیر صاحب ابن صادق صاحب ۳۸
مکرم محمد سلیم راجوری ابن جمال الدین صاحب ۲۷
مکرم کے عبدالسلام صاحب ابن محمد کٹی صاحب ۳۸
مکرم ایم ظفر احمد صاحب ابن اے۔ پی کٹی صاحب ۳۵
مکرم شہاب الدین صاحب ابن بشیر الدین خان صاحب ۴۳
مکرم ملک محمد منیر صاحب ابن ملک محمد بشیر صاحب ۴۱
مکرم محسن منظور صاحب ابن ماسٹر محمد الیاس صاحب ۵۷
مکرم محمود احمد ملکانہ ابن عبداللطیف صاحب ۴۴
مکرم قریشی محمد رحمت اللہ صاحب ابن قریشی محمد شفیع صاحب ۳۳
مکرم رشید ارشد صاحب ابن سعید احمد صاحب مرحوم ۲۶
مکرم جمیل احمد صاحب ابن شریف احمد صاحب امینی ۲۹
مکرم شیر محمد صاحب گجراتی ابن ولی محمد صاحب گجراتی ۳۵
مکرم مولوی سید بشیر الدین صاحب ابن مبشر الدین صاحب ۴۳
مکرم طاہر احمد حسیمہ ابن مکرم منظور احمد صاحب حسیمہ ۴۲
مکرم فضل عمر خان صاحب ابن عبداللہ خان صاحب ۴۷
مکرم شیخ علاؤ الدین صاحب ابن شیخ علم الدین صاحب ۴۸
مکرم سید کلیم الدین صاحب ابن سید ناصر الدین صاحب ۵۴
مکرم ہارون رشید صاحب ابن شیخ عبداللطیف صاحب ۴۸
مکرم کمال الدین خان صاحب ابن شفیق الدین صاحب ۳۳
مکرم فرزان احمد خان صاحب ابن اکبر خان صاحب ۲۷
مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب ابن محمد سید شاہ صاحب ۴۴
مکرم عبدالقدوس صاحب ابن عبداللطیف صاحب ۳۴
مکرم سید مبشر احمد صاحب عالم ابن سید منظور شاہ صاحب ۲۹
مکرم محمد تسیم خان صاحب ابن محمد سیف خان صاحب ۴۸
مکرم اسرائیل احمد صاحب ابن مولوی خورشید احمد صاحب بریکھی ۴۳
مکرم مرزا منظور احمد صاحب ابن مرزا ظہیر الدین صاحب ۴۳
مکرم خالد محمود صاحب ابن مولوی غلام نبی صاحب ۳۸
مکرم عبدالرحمن صاحب ابن حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم ۲۹
مکرم منیر الدین صاحب نیر ابن مکرم مستری دین محمد صاحب ۳۹
مکرم منیر الحق صاحب بنگالی ابن جہان عالم صاحب ۳۴
مکرم عصمت علی صاحب ابن وحید خان صاحب ۳۳
مکرم محمد سعادت اللہ صاحب ۳۸
مکرم ٹی۔ ایم محمد صاحب ابن ایم حسن کٹی صاحب ۵۰
مکرم وسیم احمد صدیق ابن صدیق امیر علی صاحب ۲۹
مکرم محمد اسماعیل صاحب الپی ابن مصطفیٰ پی صاحب ۳۳
مکرم کے محمود احمد صاحب ابن مولوی علوی صاحب ۴۱
مکرم شوکت انصاری صاحب ابن بشیر الدین صاحب ۲۶
مکرم کے زین الدین صاحب ابن پی محمد ماسٹر صاحب ۴۵
مکرم محمود احمد صاحب خادم ابن بشیر احمد صاحب خادم ۵۱
مکرم مطلوب احمد صاحب خورشید ابن مقصود احمد صاحب ۵۲

مکرم ریحان احمد صاحب ابن فضل الرحمٰن صاحب ۲۶
مکرم عبدالمومن صاحب ابن مولوی عبدالواحد صاحب ۴۴
مکرم عبدالشکور صاحب ابن محمد دین صاحب بدر ۲۳
مکرم عبدالواسع صاحب ابن چوہدری عبدالقدیر صاحب ۴۲
مکرم محمد [illegible] صاحب ابن غلام حسین صاحب ۳۸
مکرم منور احمد صاحب شاہد ابن خلیل الرحمٰن صاحب ۴۳
مکرم مرزا مظاہر [illegible] ابن مرزا خضیر الدین صاحب ۲۷
مکرم سید [illegible] صاحب ابن سید محبوب حسن صاحب ۵۵

جماعت احمدیہ کلکتہ

مکرم عبدالحمید کریم صاحب ۴۴
مکرم محمد اسماعیل دہرہ صاحب ۴۲
مکرم غلام حیدر خان صاحب ۴۰
مکرم اعجاز احمد ملک صاحب ۴۴
مکرم قاضی ابوالکلام فصیح الدین صاحب ۶۴
مکرم ضیاء الدین صاحب شبلی ۵۳
مکرم قاضی عبدالوالکلام صاحب ۵۲
مکرم شیخ محمد عالمگیر صاحب ۵۵

جماعت احمدیہ یادگیر

مکرم حامد اللہ صاحب غوری ابن محمود غوری صاحب [illegible]
مکرم عبدالمنان صاحب مالک ابن سید ملک صاحب ۵۸
مکرم عبدالقادر صاحب جینا ابن رحمت اللہ صاحب جینا ۳۶
مکرم محمد رفیق اللہ خان صاحب ابن عبدالعزیز صاحب بیزر ۵۸
مکرمہ فہیم النساء بیگم بنت عبدالرحیم صاحب ۵۰
مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ بنت عبدالرحیم صاحب [illegible]
مکرمہ عطیہ بیگم صاحبہ بنت عبدالرحیم صاحب [illegible]
مکرم عبدالحی گمڑے صاحب ابن عبدالقادر صاحب [illegible]

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر ۸۴ء کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۱) ۔ مکرم افتخار احمد خان صاحب ولد مکرم سردار محمد خان صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح مکرمہ امۃ الرشید نور صاحبہ بنت مکرم محمد عثمان نور صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس پی ساکن شنکرپور (اڑیسہ) کے ساتھ مبلغ بارہ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۲) مکرم محمد حفیظ الرحمٰن نور صاحب ولد مکرم محمد عثمان نور صاحب ساکن شنکرپور اڑیسہ کا نکاح مکرمہ محمودہ تبسم صاحبہ بنت مکرم سردار محمد خان صاحب ساکن حیدرآباد کے ساتھ مبلغ [illegible] روپیہ حق مہر پر۔ مکرم سردار محمد خان صاحب نے اس خوشی میں [illegible] چالیس روپے ادا کئے ہیں۔

(۳) ۔ مکرم [illegible] صاحب ولد مکرم مستری محمد دین صاحب درویش ساکن قادیان کا نکاح مکرمہ امۃ [illegible] محمودہ صاحبہ بنت مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب ساکن سکندرآباد [illegible] پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۴) مکرم منیر احمد صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب تنگلی درویش ساکن قادیان کا نکاح مکرمہ مینو جہاں شیریں صاحبہ بنت مکرم محمد معین خان صاحب ساکن بھاگلپور (بہار) کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۵) ۔ مکرم ملک منیر احمد صاحب پشاوری ولد مکرم نذیر احمد صاحب پشاوری مرحوم درویش قادیان کا نکاح مکرمہ نبیلہ صاحبہ بنت مکرم کے۔ ٹی محمد صاحب ساکن کالیکٹ کے ساتھ مبلغ پانچ سو روپیہ حق مہر پر۔

(۶) ۔ مکرم نورالدین آزاد صاحب ولد مکرم سیف الدین خالد صاحب ساکن قادیان کا نکاح مکرمہ بے بی تبسم صاحبہ بنت مکرم محمد سعید صدیقی صاحب ساکن کانپور کے ساتھ مبلغ [illegible] سو پچاس روپے حق مہر پر۔ اسی خوشی میں مکرم نورالدین صاحب آزاد نے پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(۷) ۔ مکرم محمد عارف عباسی صاحب ولد مکرم محمد عرفان عباسی صاحب ساکن لکھنؤ کا نکاح مکرمہ طلعت راشدہ صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش قادیان کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۸) ۔ مکرم سید ابوالعباس ظہیر احمد صاحب ولد مکرم سید مشاہد الرسول صاحب ساکن [illegible] اڑیسہ کا نکاح مکرمہ سیدہ امۃ الباقی حاصر صاحبہ بنت مکرم سید عبداللہ [illegible] ساکن محی الدین پور کے ساتھ مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۹) ۔ مکرم سید ابوذر حنیف احمد صاحب ولد مکرم سید شاہد الرسول صاحب

کا نکاح مکرمہ سیدہ امۃ القدیر عارفہ صاحبہ بنت مکرم سید انعام اللہ مسلم صاحب کے ساتھ مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۱۰)۔ مکرم عبد المجیب شاہد صاحب ولد مکرم محمد عبد الرشید صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرمہ سیدہ کوثر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم میر احمد عارف صاحب ساکن جڑچرلہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر۔ اس خوشی میں مکرم میر احمد عارف صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کئے ہیں۔

(۱۱)۔ مکرم سید اعجاز حسین صاحب ولد مکرم سید جہانگیر احمد صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرمہ سیدہ تسنیم فاطمہ صاحبہ بنت مکرم سید عمر صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۲)۔ مکرم محمد عبد المتین صاحب ولد مکرم محمد عبد الرشید صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرمہ طیبہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید جعفر حسین صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۔۔ ہزار روپیہ حق مہر پر۔ اسی خوشی میں فریقین نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں یکصد روپیہ ادا کئے ہیں۔

(۱۳)۔ مکرم سید گوہر احمد صاحب ولد مکرم سید محمد منصور احمد صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرمہ سیدہ قمر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم سید اسحاق احمد صاحب ساکن ایلور (آندھرا) کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۱۴)۔ مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم محمد کریم اللہ نوجوان صاحب ساکن مدراس کا نکاح مکرمہ ۔۔ لہ ناز صاحبہ بنت مکرم ایس اے بشیر صاحب ساکن ساگر (کرناٹک) کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۱۵)۔ مکرم محمد اکبر خان صاحب ولد مکرم قلندر خان صاحب ساکن چک ایمرچھ (کشمیر) کا نکاح مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ بنت مکرم گلزار خان صاحب ساکن کرڈاپلی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۱۶)۔ مکرم مبشر احمد صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرمہ نکہت یاسمین صاحبہ بنت مکرم عبد السمیع خان صاحب ساکن بنارس کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۱۷)۔ مکرم نجیب احمد خان صاحب ولد مکرم عبد السمیع خان صاحب ساکن بنارس کا نکاح مکرمہ ۔۔رہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۱۸)۔ مکرم ڈاکٹر میر صلاح الدین صاحب ولد مکرم میر غلام رسول صاحب ساکن یاری پورہ (کشمیر) کا نکاح مکرمہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم عبد السلام صاحب ٹاک ساکن سرینگر کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار ایک سو گیارہ روپیہ حق مہر پر۔

(۱۹)۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم احمد حسین صاحب ساکن موگرال کا نکاح مکرمہ امۃ القدوس تحریم صاحبہ بنت مکرم این محمد اسماعیل صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۲۰)۔ مکرم این اے رحمت اللہ صاحب ولد مکرم حافظ احمد اللہ صاحب ساکن کڈی کورن تامل ناڈو کا نکاح مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ بنت مکرم منشی عبد الحفیظ صاحب مرحوم ساکن کہیرن (یوپی) کے ساتھ مبلغ چار ہزار پانچ سو روپیہ حق مہر پر۔

قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲۱)۔ عزیز بشیر الٰہی خان صاحب ابن مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش قادیان کا نکاح عزیزہ ثریا سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کے ساتھ مورخہ ۲۹/۱۲/۸۴ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مبلغ پانچ ہزار ایک سو روپیہ حق مہر پر پڑھا اور دعا فرمائی۔ اس تقریب پر مکرم فضل الٰہی خان صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں پندرہ روپے ادا کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے اور شیریں ثمرات سے نوازے۔ آمین۔ (ادارہ)

درخواست دعا مکرم محمد اقبال صاحب لون آف کانھ پورہ (کشمیر) مختلف مدات میں ۔۔۔ روپے ادا کرکے اپنے کاروبار میں خیر و برکت اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار عبد الحمید ٹاک صدر جماعت یاری پورہ)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلعم ۔۔۔ بقیہ صفحہ ۱۲

● ۔ محترمہ فہیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۲/۱۲/۸۴ کو محترمہ سلیم النساء صاحبہ کے مکان پر جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا جس میں ایک غیر از جماعت بچی نے بھی مضمون اور نعت پڑھی جلسہ کا آغاز محترمہ سلیم النساء صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ فریدہ بیگم صاحبہ اور مریم بی بی صاحبہ نے حمد اور نعت پڑھی محترمہ افضل النساء صاحبہ، محترمہ سلیم النساء صاحبہ اور خاکسارہ نے مضامین پڑھ کر سنائے محترمہ مریم بی صاحبہ اور محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ بعد نماز مغرب جلسہ برخاست ہوا تمام بہنوں کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

● ۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۰/۱۲/۸۴ کو بعد نماز مغرب لجنہ و ناصرات کا جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر لجنہ و ناصرات کی ۱۸ ممبرات نے روشنی ڈالی آخر میں خاکسارہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کے عنوان پر تقریر کی دعا کے ساتھ جلسے کا یہ پروگرام ختم ہوا۔

● ۔ محترمہ صبیحہ اختر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۱۴/۱۲/۸۴ کو جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ محترمہ رشیدہ جہاں صاحبہ کی صدارت میں عزیزہ نصرت خاتون صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے آغاز پذیر ہوا۔ اطراف و اکناف کی جماعتوں کی ممبرات بھی اس مبارک جلسہ میں شریک ہوئیں۔ جلسہ میں جملہ سات تقاریر اور پانچ نظمیں رکھی گئی تھیں۔ عزیزہ امۃ الرئیس صاحبہ۔ امۃ الرؤف صاحبہ ذکیہ صاحبہ شہناز صاحبہ ذکیہ ربانی صاحبہ انیس بیگم صاحبہ۔ امۃ الفضل صاحبہ ارجمند بانو صاحبہ۔ عطیہ ربانی صاحبہ نے اجلاس کی کارروائی میں حصہ لیا۔ نائب صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر محترمہ رضیہ مطہر صاحبہ نے حضورؐ کے احسانات عورتوں پر کے عنوان پر روشنی ڈالی عزیزہ کوثر صدیقہ اور طاہرہ تسنیم نے سلام پیش کیا۔ حاضرات کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

● ۔ محترمہ گلشن بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۹/۱۲/۸۴ کو بعد نماز ظہر خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف موضوعات پر مکرمہ شوکت بی بی صاحبہ مکرمہ عابدہ بی بی صاحبہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ، مکرمہ خدیجہ بی بی صاحبہ (اوّل) اور مکرمہ خدیجہ بی بی صاحبہ (دوئم) نے تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ نے آنحضرتؐ کے عورتوں پر احسانات کے موضوع پر تقریر کی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

● ۔ مکرمہ فوزیہ مبشر منڈا سگھر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہبلی لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲/۱۲/۸۴ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مقامی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ کارروائی کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ عہد دہرایا گیا۔ مکرمہ نیاز خاتون صاحبہ مکرمہ مبارکہ بیگم لودھی صاحبہ عزیزہ اشرف منڈا سگھر اور قمر النساء منڈا سگھر نے نظمیں پڑھیں۔ محترمہ قمر النساء صاحبہ کشور اور خاکسار نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر مضامین پڑھ کر سنائے دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ اور لجنات اماء اللہ اڑیسہ کے

سالانہ اجتماعات

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ۹ و ۱۰ فروری ۱۹۸۵ء کو کرڈاپلی میں مجلس انصار اللہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ۱۳ و ۱۴ فروری ۱۹۸۵ء کو بھدرک میں اور لجنات اماء اللہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ۱۶ و ۱۷ فروری ۱۹۸۵ء کو سونگڑہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ ہر سہ ذیلی تنظیموں کے اراکین سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے سالانہ اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ایڈیٹر)

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ - ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَاب

بی۔ایم الیکٹرک ورکس کمپنی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

● الیکٹریکل انجینئرنگ ● لائسنس کنٹریکٹس ● الیکٹریکل رپیرنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAYCHOURY

C/10 LACHMI GOBIND APART. J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BANGLOWS, ANDHERI. (WEST)

574108 }
689389 } ٹیلی فون:- BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(نجم الہدیٰ صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹن مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس، ۲ توپسیہ روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ

23-5222 }
23-1652 } :ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر بیئرنگ ٹیپر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور

تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA.

BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,

D/2/54 (1)

MAHADEVPET,

MADIKERI - 571201.

(KARNATAK)

ریگزین۔ نرم چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس

بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس

اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵- نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش از:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرلسینر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گولڈ الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایپاٹر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں کے علاوہ الیکٹرونک سامان کے ڈیلر

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

حیدرآباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

فون نمبر:- 42301

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۳۱)

فون نمبر:- 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ بارن ہوفس وغیرہ۔

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA -15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!